REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — نحمدہٗ و نصلی علی رسولہ الکریم — وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P/GDP/3.

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

جلد ۲۷ — شمارہ ۵۲

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:- محمد حفیظ بقاپوری

نائبین: جاوید اقبال اختر، محمد انعام غوری۔

شرح چندہ
سالانہ ۱۵ روپے
ششماہی ۸ روپے
ممالکِ غیر ۳۰ روپے
فی پرچہ ۳۰ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN PIN 143516

۲۷ محرم ۱۳۹۹ھ — ۲۸ فتح ۱۳۵۷ ہش — ۲۸ دسمبر ۱۹۷۸ء

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۲۶ فتح (دسمبر)۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق مورخہ ۱۸ دسمبر ۷۸ء کی اطلاع مظہر ہے کہ "حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے — الحمد للہ۔" احباب اپنے محبوب امام ہمام کی صحت و سلامتی، درازیٔ عمر اور مقاصدِ عالیہ میں فائز المرامی کے لئے دردِ دل سے دعائیں جاری رکھیں۔

قادیان ۲۶ فتح (دسمبر)۔ محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی مع اہل و عیال مورخہ ۲۴ دسمبر ۷۸ء کو جلسہ سالانہ ربوہ میں شرکت اور اپنی صاحبزادی امۃ الکریم کوکب کی شادی کے سلسلہ میں ربوہ کے لئے روانہ ہو گئے۔ درویشانِ کرام اور جلسہ سالانہ کے موقعہ پر تشریف لائے ہوئے کثیر تعداد میں مہمانانِ کرام نے صبح دس بجے کے قریب اپنی مخلصانہ دعاؤں کے ساتھ آپ کو رخصت کیا۔

آپ کی صاحبزادی کی شادی ۱۲ جنوری ۷۸ء کو ہونا قرار پائی ہے۔ احبابِ جماعت اس شادی کے بابرکت ہونے اور آپ سب کے بخیر و عافیت واپس تشریف لانے کے لئے دعائیں فرماتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ سفر و حضر میں سب کا حافظ و ناصر رہے۔ آمین ٭

قادیان دارالامان میں جماعت احمدیہ کا ستاسیواں (۸۷) جلسہ سالانہ

احمدیت کے دائمی مرکز میں فرزندانِ احمدیت کا روحانی اجتماع!

حضرت امیر المومنین کا روح پرور پیغام۔ علمائے سلسلہ کی مذہبی روحانی اور علمی تقاریر
عبادتوں، دعاؤں اور ذکرِ الٰہی کے پُر کیف و روح پرور نظارے!

رپورٹ مرتبہ مکرم مولوی محمد عمر صاحب مبلغ انچارج مدراس۔ و۔ مکرم مولوی محمد حمید صاحب کوثر مبلغ انچارج سری نگر

قادیان۔ جماعتِ احمدیہ کا ستاسیواں سالانہ جلسہ جس کی خالص تائیدِ حق اور اعلائے کلمۂ اسلام پر بنیاد ہے۔ اور جس کی بنیادی اینٹ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے، حسبِ پروگرام مورخہ ۱۸ دسمبر ۷۸ء بروز پیر صبح دس بجے شروع ہو کر دعاؤں اور انابت الی اللہ کے روح پرور ماحول میں تین دن تک جاری رہنے کے بعد مورخہ ۲۰ دسمبر بروز بدھ شام کے پانچ بجے تک نہایت درجہ کامیابی اور خیر و خوبی سے اختتام پذیر ہوا۔

جماعتِ احمدیہ کے ہر جلسہ سالانہ کی طرح جو خدا تعالیٰ کی منشاء اور اس کے اذن کے تحت گزشتہ چھیاسی (۸۶) سال سے متواتر منعقد ہوتا چلا آ رہا ہے، امسال بھی خدا تعالیٰ کی عظیم بشارت یَأْتُوْنَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيْقٍ وَيَأْتِيْكَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيْقٍ کے مطابق ہندوستان کے علاوہ دنیا کے مختلف اطراف سے مہمانانِ کرام تشریف لائے۔ ہندوستان کے مختلف تمام صوبوں سے اس دفعہ غیر معمولی طور پر کثیر تعداد میں احباب کرام اور مستورات تشریف لائے ہوئے تھے۔ حسبِ سابق امسال بھی حیدرآباد سے ایک اسپیشل ریلوے بوگی کے ذریعہ بھی احباب آئے۔ ہندوستان کے علاوہ ماریشس۔ نائیجیریا۔ امریکہ۔ کینیڈا۔ جرمنی۔ انگلینڈ۔ انڈونیشیا اور پاکستان وغیرہ دور دور ممالک سے بھی احباب اور مستورات نے شرکت فرمائی۔ غیر ملکی مہمانوں کی تعداد ۱۲۱ تھی۔ مورخہ ۱۸ دسمبر کی صبح نمازِ فجر کے بعد بیرونی ممالک سے تشریف لائے ہوئے احباب کرام کا تعارف کرایا گیا۔ جو بہت ایمان افروز نظارہ پیش کر رہا تھا۔ اور ہر ایک کا چہرہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عظیم الشان روحانی انقلاب کی زندہ تصویر تھا۔

مسیح پاک علیہ السلام کے ان ابراہیمی طیور نے جو دنیا کے مختلف ملکوں میں آباد ہیں سرزمینِ قادیان میں آ کر اسے تین دن تک اپنے سجدوں، عبادات، ذکرِ الٰہی اور درود شریف سے معمور کیا۔ اور بیت الدعا۔ بیت الفکر۔ بیت الذکر۔ مسجد مبارک۔ مسجد اقصیٰ۔ بہشتی مقبرہ وغیرہ مقاماتِ مقدسہ سے خوب استفادہ کیا۔

پہلا دن — پہلا اجلاس

مورخہ ۱۸ دسمبر کو جماعتِ احمدیہ کے ۸۷ ویں جلسہ سالانہ کا پہلا اجلاس ٹھیک دس بجے محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ قادیان و ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ قادیان کی زیرِ صدارت منعقد ہوا۔ جوں ہی آپ کرسیٔ صدارت پر رونق افروز ہوئے تمام جلسہ گاہ نعرہ ہائے تکبیر اور دیگر اسلامی نعروں سے گونج اٹھی۔

سب سے پہلے محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی ناظر دعوۃ و تبلیغ نے قرآن مجید کی تلاوت فرمائی۔

پرچم کشائی

اس کے بعد محترم صاحبزادہ صاحب FLAG POST کی طرف تشریف لے گئے۔ اور آپ نے لوائے احمدیت کی پرچم کشائی فرمائی۔ اس وقت تمام حاضرین احتراماً کھڑے ہو کر زیرِ لب دعائیں کرتے رہے۔ جوں ہی لوائے احمدیت فضا میں اپنی پوری شان اور وقار سے لہرانے لگا، تمام حاضرین نے نعرہ ہائے تکبیر اور دیگر اسلامی نعرے بلند کئے۔

نظم

اس کے بعد محترم ڈاکٹر ملک بشیر احمد صاحب ناصر نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک نظم نہایت رقت آمیز انداز میں سنائی جس کا پہلا شعر یہ ہے —

کس قدر ظاہر ہے نور اُس مبدأ الانوار کا
بن رہا ہے سارا عالم آئینہ ابصار کا

افتتاحی خطاب

اس کے بعد محترم حضرت صاحبزادہ صاحب نے اپنی افتتاحی صدارتی تقریر شروع کرتے ہوئے فرمایا۔ میرے پیارے ربِ کریم پر ایمان لانے والے اور میرے محبوب آقا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے امتیو! اور اس زمانہ کے مسیح و مہدی اور محمد مصطفیٰ صلعم کے عظیم الشان جلیل القدر فرزند کے سلسلہ میں داخل ہونے والے میرے روحانی بھائیو اور بہنو! اللہ تعالیٰ نے ہمیں اپنی زندگیوں میں پھر ایک اور موقعہ عطا فرمایا کہ مسیحِ پاک کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے محض رضائے الٰہی کے حصول کے لئے اس چھوٹی سی بستی قادیان میں اکٹھے ہوں۔ آپ لوگ اس لئے آج یہاں جمع ہوئے ہیں تا کہ آپ پر عائد شدہ ذمہ داریوں کو آپ کے سامنے بیان کیا جائے۔ آپ ان کو بغور سنیں اور اپنے ایمانوں کو تازہ کریں۔ اور اپنے فریضہ کو زیادہ محنت کے ساتھ ادا کرنے کے قابل ہو جائیں۔

پس اے میرے بھائیو! خدا نے آپ کو اس کے لئے پھر موقعہ عطا فرمایا ہے۔ اپنے قلوب میں خدا اور اس کے رسول کی محبت کو قائم کریں۔ اور اس بات کو ہمیشہ مدنظر رکھیں کہ خدا کا بہت ہی محبوب وہ بندہ ہوتا ہے جو سب سے زیادہ انکساری اور عاجزی کا اظہار کرتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس جلسہ کے بارے میں فرمایا ہے کہ اس کی بنیاد خدا نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے۔ (باقی دیکھئے ص۳ پر)

ملک صلاح الدین ایم۔اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر: صدر انجمن احمدیہ قادیان ٭

ہماری رُوحانی آنکھ حالات کے اُفق پر غلبۂ اسلام کے آثار کو دیکھ رہی ہے لیکن اس کیلئے ہمیں بہرحال قربانیاں دینی ہونگی

غلبۂ اسلام کی مُہم کو چلانا کسی ایک نسل کا کام نہیں اس کیلئے ہمیں نسلاً بعدِ نسلٍ قربانی دینی ہو گی!!

اور

یہ کام سرانجام نہیں پا سکتا جب تک کہ ہم اپنی اولادوں کی دینی تعلیم و تربیت کا انتظام نہ کریں!!

پیغام سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بر موقع جلسہ سالانہ قادیان دسمبر ۱۹۷۸ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ و نصلّی علیٰ رسولہ الکریم

ھُوَ النَّاصِرُ خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

برادرانِ جماعت!

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ۔

قادیان کی مقدس بستی میں آپ پھر ایک مرتبہ جمع ہوئے ہیں تاکہ ایک دوسرے سے مل کر تعارف حاصل (کریں)۔ اور محبت و اخوت کے بندھنوں کو اور زیادہ مضبوط کر سکیں۔ یہ جلسہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے (اذنِ) الٰہی سے جاری فرمایا اور اس میں شریک ہونے کی نہ صرف تاکید کی بلکہ اس للّٰہی سفر اختیار کرنے والوں کے لئے (بہت) دُعائیں فرمائیں۔ پس یہ ایام بڑے بابرکت ہیں۔ ان سے پورا پورا فائدہ اُٹھانے کی کوشش کریں۔ جہاں (تک) ممکن ہو اپنا وقت ذکرِ الٰہی میں گزاریں اور دُعائیں کریں اور بہت دُعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ کی توحید دُنیا میں قائم ہو۔ اور اس کے پاک کلام قرآن مجید اور مقدس رسُول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت و عظمت دلوں میں قائم ہو، دُکھی انسانیت اسلام کے پُرامن حصار میں داخل ہو کر سُکھ کا سانس لے اور سب ہی نوع انسان یک زبان ہو کر اپنے خالق و مالک کی حمد کے ترانے گانے لگیں۔

آج سے نوّے برس قبل قادیان ایک کور دیہہ تھا اور دُنیا کی نظروں سے مستور۔ پھر وُہ زمانہ بھی کلجگ تھا جس میں ہر طرف فسق و فجور اور معصیت کا زور تھا۔ ایسے وقت میں الٰہی بشارتوں کے مطابق اسی گمنام بستی میں موعودِ کُل ادیان کا ظہور ہُوا۔ اس نے توحید کی صدا بلند کی اور اعلان کیا کہ خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ سب قوموں کو ملّتِ واحدہ بنا دے۔ اور اسلام کی پُرامن تعلیم کے ذریعہ سب تفرقوں کا خاتمہ کر دے۔ بظاہر وہ ایک کمزور انسان کی آواز تھی۔ لیکن آسمان پر یہ مقدر تھا کہ اس کی قبولیت دُنیا میں پھیلائی جائے۔ سو مستور دلوں پر فرشتوں کا نزول ہُوا۔ اور وہ آواز سمندروں اور پہاڑوں کو چیرتی ہوئی دُنیا کے کناروں تک پھیل گئی۔ نوّے برس قبل جو شخص یکہ و تنہا اور بے یار و مددگار نظر آتا تھا، آج ایک کروڑ انسانوں کے دلوں میں اس کی محبت رچی ہوئی ہے۔ اور وُہ اس کی ہدایتوں پر عمل کرتے ہوئے اپنی جان و مال کو خدا کی راہ میں قربان کرنے کے لئے تیار ہیں۔ جیسے زمین و آسمان بنے ہیں ایسی تائید و نصرتِ الٰہی جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو حاصل ہوئی کسی جعل ساز اور فریبی کو نصیب نہیں ہوئی۔ اس میں ہر اُس شخص کے لئے جو اپنے رب کا پیار حاصل کرنا چاہتا ہے۔ ہدایت کا بہت کچھ سامان موجود ہے۔

اس وقت میں آپ کی توجہ دو تین امور کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں۔ قرآن کریم کی آیت لِیُظْہِرَہٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّہٖ کے مطابق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات، بزرگانِ امت کے کشوف اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات پر غور کرنے سے ہم اس نتیجہ پر پہنچتے ہیں کہ جماعت احمدیہ کی زندگی کی دوسری صدی (جو اب سے دس گیارہ سال بعد شروع ہونے والی ہے) انشاء اللہ تعالیٰ دُنیا بھر میں غلبۂ اسلام کی صدی ہوگی۔ اس صدی کا استقبال کرنے کے لئے ہماری جماعت پر چند ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں جنہیں کسی حد تک پُورا کرنے کے لئے مَیں نے صد سالہ جوبلی کے منصوبے کا اعلان کیا تھا۔ اور بتایا تھا کہ اس کے ذریعہ ہم نے ہر مُلک میں مساجد اور مشن ہاؤس قائم کرنے اور قرآن مجید کے تراجم کو دُنیا بھر میں پھیلانا ہے ہر مُلک کی سعید رُوحیں ہم سے مطالبہ کر رہی ہیں کہ ہم ان کے سامنے اسلام کی حسین تعلیم کو پیش کریں۔ اور تراجم قرآن کریم ان کے لئے مہیا کریں۔ جب ہم علیٰ وجہ البصیرت اس ایمان پر قائم ہیں کہ ہمیں خدا نے غلبۂ اسلام کے لئے پیدا کیا ہے تو پھر ہمارا فرض ہے کہ ہم اپنی طاقت کے مطابق اس بارے میں ہر ممکن کوشش کریں۔

اور قُربانی کرنے میں کوئی کسر اُٹھا نہ رکھیں۔ ضرورت کے لحاظ سے ہماری کوشش میں جو کمی رہ جائے گی وہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے خود پوری کر دے گا۔

یہ بھی یاد رہے کہ غلبۂ اسلام کی مُہم کو چلانا کسی ایک نسل کا کام نہیں۔ اس کے لئے ہمیں نسلاً بعدِ نسلٍ قربانی دینی ہوگی۔ اور یہ کام سرانجام نہیں دیا جا سکتا جب تک کہ ہم اس کے لئے پُوری توجہ سے اپنی اولادوں کی دینی تعلیم و تربیت کا انتظام نہ کریں۔ ہمیں خود بھی قرآن کریم کا ترجمہ سیکھنا اور اس کے مطالب و معارف سے آگاہی حاصل کرنی چاہیئے۔ اور اپنے اہل و عیال میں بھی اس کا ذوق پیدا کرنا چاہیئے۔ روزانہ تلاوت باترجمہ کی جائے۔ اور گھروں میں درس کا سلسلہ جاری کیا جائے۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کُتب وُہ رُوحانی خزانے ہیں جن میں قیامت تک کی ضرورتوں کی تفصیل یا اجمالی تفسیر موجود ہے۔ جن سے ہمیں نورِ فراست اور ہماری عقلوں کو جلا ملتی ہے۔ اس لئے میں کہتا ہوں کہ احباب ان رُوحانی خزائن کو پڑھتے رہا کریں۔ اس طرف دوستوں کی اتنی توجہ نہیں جتنی ہونی چاہیئے۔ جس قدر ہم ان کتب کا مطالعہ کریں گے اسی قدر ہماری معرفت اور رُوحانیت ترقی کرے گی۔

یہ یاد رہے کہ جب ہم غلبۂ اسلام کی بات کرتے ہیں تو اس سے یہ مُراد نہیں کہ اس کے لئے ہمیں کسی جنگ و جدل اور توپ و تفنگ کی ضرورت ہے۔ قرآن کریم مسلمانوں کے بارے میں فرماتا ہے کہ کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّۃٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْھَوْنَ عَنِ الْمُنْکَرِ۔ (یعنی) خدا نے اس لئے منتخب کیا ہے کہ تم ساری دُنیا کی بھلائی اور فائدے کے لئے پیار و محبت سے کوشاں رہو اور سب کے لئے اپنے دل میں خیر خواہی کے جذبات رکھو اور انہیں نیک باتوں کی تلقین کرو اور برائیوں سے روکو۔ پس جماعتِ احمدیہ کی جو اس زمانہ میں حقیقی اسلام کا عملی نمونہ پیش کر رہی ہے ایک خصوصیت یہ ہے کہ وہ نہ صرف یہ کہ کسی سے دشمنی نہیں رکھتی بلکہ ہر ایک کی ہمدرد اور خیر خواہ ہے وہ اس یقین پر قائم ہے کہ محبت و پیار سے لوگوں کے دل جیتے جا سکتے ہیں۔ اور جیتے جا رہے ہیں۔ پیار و محبت میں وہ طاقت ہے جو توپ و تفنگ میں ہرگز نہیں۔

ہماری جماعت کی ایک اور خصوصیت یہ ہے کہ ہم امن پسند لوگ ہیں۔ کبھی قانون شکنی نہیں کرتے۔ کسی رنگ میں بھی فساد میں حصہ نہیں لیتے۔ اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ پر پوری طرح کاربند رہتے ہیں۔ یعنے جہاں اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کا جُوا اپنی گردن پر رکھتے ہیں وہاں حکومتِ وقت سے تعاون اور اس کے قوانین کی پابندی ضروری سمجھتے ہیں۔ کیونکہ اس کے بغیر دُنیا میں امن قائم نہیں رہ سکتا۔

پس اے عزیزو! اس امر کو یاد رکھو کہ ہمارے خدا کو عاجزانہ راہیں پسند ہیں۔ ہمارے دلوں میں کبھی تکبر اور فخر کے جذبات پیدا نہ ہوں۔ ہمیں اپنی عملی زندگی میں اسلام کی تعلیم کا نمونہ بننا اور فساد کی راہوں سے بچتے ہوئے مخلوقِ خدا کی بھلائی اور بہبُود میں دل و جان سے کوشاں رہنا چاہیئے۔ ہماری رُوحانی آنکھ حالات کے اُفق پر غلبۂ اسلام کے آثار کو دیکھ رہی ہے لیکن اس کے لئے ہمیں بہرحال قُربانیاں دینی ہوں گی۔ اپنے اموال اور اوقات کو قُربان کرنا ہوگا۔ اور عاجزانہ اور متضرعانہ دُعائیں کرنا ہوں گی۔ صرف اسی طریق سے دُنیا خدائے واحد کو اور اپنے محسنِ اعظم حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہچان کر اسلام کے جھنڈے تلے اُمّتِ واحدہ بن سکتی ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ان باتوں کو سمجھنے، یاد رکھنے اور اُن پر عمل کرنے کی توفیق عطا کرے۔ آمین۔ والسّلام

مرزا ناصر احمد

خلیفۃ المسیح الثالث

۷۸-۱۲-۳

خطبہ جمعہ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمارا جلسہ بہت کامیاب رہا اور بڑی کثرت سے احباب اس میں شامل ہوئے

اس جلسہ کے موقع پر بھی اللہ تعالیٰ کے عظیم فضل جماعت پر نازل ہوئے اور اس کی رحمتیں بارش کی طرح آسمانوں سے برسیں

اگر ہم ان فضلوں اور رحمتوں کے نزول پر اگلے جلسہ تک خدا تعالیٰ کا شکر کرتے رہیں تب بھی شکر اور حمد کا حق ادا نہیں ہو سکے گا!

دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ کی ہر قسم کی رحمتیں ہمیں ملیں اور پھر ان کے حصول پر ہمیں اس کی صحیح اور حقیقی حمد کی توفیق عطا ہو

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۳۰ فتح ۱۳۵۶ ہش بمطابق ۳۰ دسمبر ۱۹۷۷ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے درج ذیل آیت تلاوت فرمائی:۔

وَتَوَكَّلْ عَلَى الْحَيِّ الَّذِي لَا يَمُوتُ وَسَبِّحْ بِحَمْدِهِ وَكَفَىٰ بِهِ بِذُنُوبِ عِبَادِهِ خَبِيرًا۔ (الفرقان: ۵۹)

اس کے بعد فرمایا:۔

قرآن کریم کا یہ حکم ہے کہ اس ہستی پر توکل کرنا چاہیئے اور اسی کو اپنا سہارا بنانا چاہیئے جو حیّ ہے اور جس پر موت وارد نہیں ہوتی۔ اگر ایسی ہستیاں ہوں جن پر موت وارد ہو سکتی ہے اور ان پر کوئی شخص توکل کرے تو کہا نہیں جا سکتا کہ اس کے کام کرنے سے پہلے ہی ان پر موت وارد ہو جائے اس لئے ایسی ہستی پر توکل کرنا چاہیئے کہ جو اَلْحَيِّ الَّذِي لَا يَمُوتُ ہے جو زندہ ہے اور زندگی بخش ہے۔

اَلْحَيّ کے دو معنی ہیں

ایک تو یہ کہ وہ ہستی خود ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گی اور دوسرے یہ کہ اس کے حیّ ہونے کی صفت کا اگر جلوہ نہ ہو اور اس کا حکم نہ ہو تو کوئی اور وجود زندہ نہیں رہ سکتا۔ پس جس کے سہارے سے ہم زندہ ہیں اور وہ زندہ ہستی جس پر کبھی موت نہیں آسکتی اسی پر ہمیں توکل رکھنا چاہیئے اور اسی کو سہارا بنانا چاہیئے۔

وَسَبِّحْ بِحَمْدِهٖ اور وہ ذات تمام صفاتِ حسنہ سے متصف ہے۔ کوئی حقیقی خوبی نہیں جو خدا تعالیٰ میں موجود نہ ہو اور کوئی نقص نہیں جو خدا تعالیٰ میں پایا جاتا ہو۔ ہر عیب اور کمزوری سے وہ پاک ہے۔ اور وہ اس بات سے بھی پاک ہے کہ صفاتِ حسنہ میں سے کوئی صفت ایسی ہو جو اس میں نہ پائی جائے۔ وہی ہستی ہے جو

تمام صفاتِ حسنہ سے متصف

ہے اور وہی ہستی ہے جو ہر عیب سے پاک ہے۔ وہ مقدس ذات ہے۔ تمام تعریفیں اسی کی ہیں، اور اسی کی طرف رجوع کرتی ہیں اور اگر کہیں بھی واقعہ میں اور حقیقی طور پر کوئی ایسی خوبی نظر آئے جو تعریف کے قابل ہو تو وہ بھی اسی کی عطا ہے۔ اور وَكَفَىٰ بِهِ بِذُنُوبِ عِبَادِهِ خَبِيرًا اگر کہیں کوئی کمزوری یا عیب یا کجی نظر آئے تو اسی کی ذات ہے جو اس کو دور کر سکتی ہے اور وہ علّام الغیوب ہے۔ خدا ہی جانتا ہے کہ کون اور کتنا کوئی شخص گناہ میں ملوّث ہو گیا ہے۔ الزام تراشی تو انسان انسان پر کرتے ہی رہتے ہیں اور عیب جوئی بھی کرتے ہیں لیکن عیب ہے بھی یا نہیں اور گناہ ہے بھی یا نہیں اس کا علم سوائے اللہ تعالیٰ کی ذات کے اور کسی کو نہیں ہو سکتا کیونکہ گناہ وہی ہے جو خدا کو ناپسند ہے اور نیکی وہی ہے جو اس کی نگاہ میں نیکی ہے اور جو چیز خدا کی نگاہ میں ناپسندیدہ ہے اس سے اسی سے پناہ مانگی جا سکتی ہے اور جو چیز خدا کی نگاہ میں گناہ ہے اسی کی مغفرت کی چادر اسے ڈھانپ سکتی ہے۔

ہم ہمیشہ اپنے رب پر توکل کرتے ہیں۔ اس جلسہ کے موقع پر بھی جماعت نے اسی پر توکل کیا۔ ہزاروں روکیں موجود تھیں اور ہزاروں روکوں کا خطرہ بھی تھا مگر اللہ تعالیٰ نے اپنا فضل کیا۔ یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل تھا کہ اس نے جماعت کو اس قدر تعداد میں خدا کی رضا کے لئے اور اس کی باتیں سننے کے لئے تاکہ نفوس کی اصلاح ہو، اس جلسہ میں شامل ہونے کی توفیق دی۔ مستورات کا اندازہ ہے کہ پچاس ہزار سے زیادہ مستورات جلسہ میں شریک ہوئیں اور عام اندازہ ہے کہ جلسہ میں شمولیت کرنے والوں کی تعداد بشمولیت احباب ربوہ ایک لاکھ چالیس ہزار اور پچاس ہزار کے لگ بھگ تھی۔ گویا ڈیڑھ لاکھ کے قریب تعداد پہنچ گئی ہے۔ یہ

محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے

اس سے بہت سی باتیں ہمارے سامنے آتی ہیں۔ جب تعداد زیادہ ہو گئی تو یہ خطرہ بھی زیادہ ہو گیا کہ کچھ غفلتیں ہوئی ہوں گی۔ کچھ سستیاں ہوئی ہوں گی۔ کچھ تکالیف پہنچی ہوں گی۔ کچھ شکائتیں پیدا ہوئی ہوں گی۔ اللہ تعالیٰ ہی ہے جو انہیں دور کر سکتا ہے اور خدا تعالیٰ ہی ہے جو ان کے بداثرات سے افراد کو اور جماعت کو بچا سکتا ہے۔

ایک چیز جو نمایاں ہو کر ہمارے سامنے آتی ہے وہ مکانیت کی کمی ہے۔ مزید تعمیر ہونی چاہیئے۔ کچھ مہمان خانے خاص طور پر جلسہ سالانہ کے لئے بن رہے ہیں۔ کچھ جلسہ سے پہلے بن چکے تھے کچھ باقی رہتے تھے وہ اگر مکمل بھی ہو جاتے تب بھی ہماری ضرورت پوری نہیں ہو سکتی۔ وہ ضرورت جسے اجتماعی رہائش گاہیں پورا کیا کرتی تھیں۔ اس کے علاوہ دوست یہاں مکان بناتے رہتے ہیں۔ اگلے جلسہ سالانہ تک انشاء اللہ اور مکان بنیں گے اللہ تعالیٰ ان مکانوں میں بھی برکت دے۔ اس سے کچھ کمی اور پوری ہو جائے گی۔ مگر پھر بھی اس دوڑ میں کہ مکان زیادہ بنتے ہیں یا مہمان زیادہ آتے ہیں، مہمانوں نے ہی جیتنا ہے۔ یہی ہمیں بتایا گیا ہے کہ ہمیشہ مکان کی تنگی رہے گی۔ مکان اگر مکانیت کے لحاظ سے دوگنے ہو جائیں تو مہمان دوگنے سے زیادہ ہو جائیں گے یعنی تین لاکھ سے آگے نکل جائیں گے۔ تو یہ ایک

نہ سمجھ آنے والا معجزہ

ہے۔ میں افسر جلسہ سالانہ بھی رہا ہوں اور اب بھی میرے پاس دن میں کئی بار

رپورٹیں) آتی ہیں لیکن ہمیں کچھ پتہ نہیں لگتا کہ اتنی بڑی مخلوق سماتی کہاں ہے۔ خدا تعالیٰ ہی انتظام کرتا ہے ورنہ اگر ہم کاغذ پر انداز سے لگائیں تو اتنی بڑی مخلوق ربوہ کے اندر نہیں سما سکتی۔ مگر سماتی ہے۔ تکلیف بھی اٹھاتے ہیں۔ سردی نے بھی تکلیف دی ہوگی، بے آرامی نے بھی تکلیف دی ہوگی لیکن وہ سما جاتے ہیں۔ اور بشاشت کے ساتھ اور مسکراتے چہروں کے ساتھ جماعت کا ہر فرد مرد و عورت جلسہ سالانہ میں تکلیفوں کو برداشت کرتا ہے اور اپنے رب پر توکل کرتا ہے۔ ہر ایسی تکلیف کی بہتر جزاء اسے مل جائے گی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی رحمت سے۔

جلسہ گاہ قریباً بھر گئی تھی اس لئے یہ بھی فکر کرنی چاہئے کہ اس کو ہم کس طرح اور کس حد تک بڑھا کر کتنے سالوں تک گزارہ کر سکتے ہیں خصوصاً زنانہ جلسہ گاہ میں بڑی تکلیف ہوگئی ہے۔ ان کے مناسب حال بظاہر ایک ہی جگہ ہے اور وہ ہے لجنہ ہال کے ساتھ کی جگہ جو کہ کافی بڑا رقبہ ہے۔ لیکن میرا خیال ہے کہ وہاں تل رکھنے کی بھی جگہ باقی نہیں رہی تھی اور ہماری ہزارہا بہنیں اس جلسہ گاہ سے باہر تھیں۔ جلسے کے ایام میں ہی مجھے شکایت کے طور پر یہ اطلاع دی گئی کہ تین ہزار سے زیادہ مستورات، مردانہ جلسہ گاہ کی سیڑھیوں یعنی گیلریوں کے نیچے بیٹھی ہوئی جلسہ سن رہی ہیں اور لکھنے والے نے لکھا تھا کہ یہ انتظام کرنا چاہئے کہ وہ اپنی جلسہ گاہ میں جائیں۔ اب ان کو یہ تو نہیں معلوم تھا کہ اس انتظام سے پہلے کہ وہ عورتیں اپنی جلسہ گاہ میں جائیں یہ انتظام کرنا پڑے گا کہ ان کی جلسہ گاہ ان عورتوں کو بیٹھنے کے قابل بھی ہو۔ اگر وہاں

بیٹھنے کی گنجائش

ہی نہیں ہوگی تو وہ وہاں سمائیں گی کیسے۔ ایک وقت میں میرا خیال تھا کہ پندرہ بیس ایکڑ زمین لے کر سٹیڈیم بنا دیا جائے اور اگر حالات معمولی پر رہتے تو بن جاتا اور جلسے پر بھی کام آتا اور باقی سارا سال بھی اس سے مختلف لئے جا سکتے تھے مثلاً ورزشی مقابلے وغیرہ۔ اور ہم باہر سے بھی کھلاڑیوں یہاں بلاتے تاکہ وہ بھی کچھ دیکھتے اور اسلام کے متعلق کچھ سنتے۔ لیکن حالات ایسے ہوگئے کہ ہمیں یقین ہوگیا کہ اگر ہم نے یہاں سٹیڈیم بنایا تو ہمارے تعلیمی اداروں کی طرح اسے بھی حکومت قبضہ میں لے لے گی (تعلیمی اداروں کا تو بیائے جانے سے پہلے ہی ہمیں خطرہ پیدا ہوگیا تھا) اور پھر یہ خطرہ تھا کہ جس طرح اب تعلیمی اداروں کی عمارتوں کو دس دن کے لئے بھی رہائش کے لئے استعمال کرنے کی اجازت نہیں دی جاتی پھر وہ کہہ دیں کہ جی یہ جو تم نے پندرہ بیس لاکھ روپیہ خرچ کر کے سٹیڈیم بنایا ہے ہم تمہیں اس میں جلسہ کرنے کی اجازت نہیں دیتے۔ اس لئے اس طرف توجہ نہیں کی گئی اور یہ منصوبہ چھوڑنا پڑا۔ ضرورت تو بہرحال اللہ تعالیٰ نے پوری کرنی ہے لیکن کام ہمارے ہاتھ سے کروانا ہے۔ ہم نے اس بارہ میں سوچ کر اور غور کر کے اور اپنی فراست سے کام لے کر کوئی تدبیر کرنی ہے۔ کیونکہ اسباب کی یہ دنیا تدبیر کا مطالبہ کرتی ہے پس اگر کسی کے ذہن میں کوئی تجویز آئے تو وہ ضرور مجھے لکھیں اور ہم اسی طرح ایک دوسرے سے مشورہ کر کے

آگے بڑھنے کی تدابیر

کیا کرتے ہیں۔ مردانہ جلسہ گاہ میں تو ہم غالباً پانچ سات سال تک کسی نہ کسی طرح گزارہ کر لیں گے لیکن زنانہ جلسہ گاہ کے متعلق مجھے بڑی فکر پیدا ہوگئی ہے۔ صدر انجمن احمدیہ کو چاہئے کہ وہ ابھی سے غور کرے کہ آئندہ سال زنانہ جلسہ گاہ کس جگہ رکھی جائے گی تاکہ ہماری بہنوں کو تکلیف نہ ہو۔

اس دفعہ ہمیں چوتھا لنگر خانہ کھولنا پڑا۔ میں کئی سال تک لنگر کا کام کرتا رہا ہوں میرا تجربہ یہ ہے کہ اگر اس نے ٹھیک طرح سے کام کرنا ہے تو ایک لنگر پر بیس پچیس ہزار سے زیادہ مہمانوں کا بوجھ نہیں ڈالنا چاہئے۔ بیس پچیس ہزار کس کا کھانا، روٹی بھی اور سالن بھی، اس میں پکایا جائے تو کوئی تکلیف نہیں ہوتی۔ آرام کے ساتھ سارا کام ہو جاتا ہے لیکن

لنگر خانہ نمبر ایک جو دارالصدر میں ہے، اس پر تیس ہزار کس کا بوجھ پڑتا ہے۔ اس حلقہ میں شاید زیادہ آدمی ٹھہرتے ہیں۔ مجھے خیال آیا تھا کہ اس کے ایک حصے میں بھی

ایک چھوٹا سا لنگر

اور بنا دیا جائے۔ بہرحال اس دفعہ ہم نے چوتھا لنگر بنا دیا ہے۔ مجبوری تھی منتظمین نے کہا کہ اس کی ضرورت ہے۔ میں نے ان کو اجازت دی کہ ٹھیک ہے بناؤ۔ خیال یہ تھا کہ وہاں سوئی گیس آجائے گی اور روٹی پکانے میں بہت سہولت ہو جائے گی۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے ہمیں بیدار اور ہوشیار اور اپنی طرف مائل رکھنا چاہتا ہے اس لئے سوئی گیس وہاں نہیں آئی۔ جن لوگوں کی کوششوں کے نتیجہ میں سوئی گیس ہمیں نہیں ملی ہم ان کے بھی ممنون ہیں کہ ان کی کوششوں کے نتیجہ میں ہمیں اس سلسلہ میں مزید دعائیں کرنے کا موقع مل گیا اور ہم اس سلسلہ میں پہلے سے بھی زیادہ اپنے رب کی طرف متوجہ ہوئے اور اس سے ہم نے مانگا اور اس کا ہم نے دامن پکڑا اور کہا کہ اے ہمارے رب! یہ تیرا سلسلہ ہے اور تیرے کام ہیں ہم تو تیرے نالائق مزدور ہی ہیں۔ تو خود اپنے مہمانوں کی بہتری کا انتظام کر دے۔

بہتری کا انتظام دو طرح سے ہوتا ہے۔ ایک تو مادی سہولتوں کے ذریعہ سے اور دوسرے قلبی اطمینان کے ذریعہ سے۔ جن دنوں نانبائی تنوروں میں روٹی پکایا کرتے تھے اس زمانہ میں ایک دفعہ وہ آپس میں لڑ پڑے اور ان کے دو دھڑے بن گئے اور لڑائی کی وجہ سے انہوں نے اسٹرائیک کر دی اور کچھ عرصہ کے لئے روٹی نہیں پکائی۔ صبح کی نماز سے پہلے افسر جلسہ سالانہ نے مجھے اس کی اطلاع کر دی۔ میں نے پہلے بھی بتایا ہے کہ خلیفہ وقت اور جماعت

ایک ہی وجود کے دو نام

ہیں۔ چنانچہ میں نے فجر کی نماز پر دوستوں سے کہا کہ یہ واقعہ ہو گیا ہے اور آج جلسہ ہے۔ یہ تو نہیں ہو سکتا کہ ہم ایک کی بجائے دو روٹیاں کھانے کی خاطر جلسہ کے اوقات بدل دیں یا آج کا جلسہ ملتوی کر دیں بلکہ ہم سب ایک ایک روٹی کھائیں گے۔ جن کے گھروں میں روٹی پکتی ہے وہ بھی ایک روٹی کھائیں گے اور جن کو لنگر سے ملتی ہے وہ بھی ایک روٹی کھائیں گے اور میں نے کہا کہ گھروں میں جو روٹیاں پکیں وہ لنگر کو بھیج دو۔ خدا کی عجیب شان اس جماعت میں نظر آتی ہے۔ سب نے ایک ایک روٹی کھائی وہ وقت گزر گیا لیکن مجھے پتہ لگا کہ ہزاروں آدمیوں نے کہا کہ اگر کوئی یہ سمجھتا ہو کہ کھانے کی کمی کے نتیجہ میں جلسہ میں کوئی بدنظمی پیدا ہو گی تو یہ تو نہیں ہو سکتا مگر اب ہم پریکٹس کرتے ہیں اور سارے جلسہ کے دوران ہی ہم ایک ایک روٹی کھائیں گے۔ چنانچہ پھر روٹی پکنی شروع ہو گئی لیکن بہتوں نے کہا کہ ہم ایک ہی روٹی کھائیں گے اور بہت سے گھر والوں نے کہا کہ گو اب ضرورت تو نہیں ہے مگر ہم

ثواب سے کیوں محروم رہیں

ہم اب بھی روٹیاں پکا کر انتظام جلسہ کو بھیجیں گے۔ دعا کریں کہ روک جلد دور ہو جائے اور ہمارا چوتھا لنگر بھی سوئی گیس استعمال کرنے لگے۔ منتظمین سے میں کہتا ہوں کہ وہ روٹی پکانے کی مشینوں کے متعلق سکیم بنائیں اور مجھے بتائیں کہ کتنی اور مشینیں چاہئیں تاکہ اگلے جلسہ سالانہ تک وہ مشینیں بن جائیں۔ پہلی مشینیں بہت سستی بن گئی ہیں۔ ہمارے احمدی انجینئرز کو اللہ تعالیٰ جزاء دے انہوں نے اس سلسلہ میں بڑا کام کیا ہے اور بہت آرام ہو گیا ہے۔ تنوروں میں اس قدر تعداد میں روٹی پکانا بہت مشکل تھا۔ ہمارے بہت سے مہمان ایسے ہوتے ہیں جو باہر سے کھانا کھا لیتے ہیں۔ مثلاً کسی نے دوپہر کا کھانا بازار سے کھا لیا کسی نے شام کا بازار سے کھا لیا، ایک چکر ہوتا ہے اور میرا اندازہ ہے

کہ ایک تہائی مہمان باری باری اس چکر میں باہر کھانا کھا رہے ہوتے ہیں اور دو تہائی مہمانوں کا بار لنگر پر ہوتا ہے۔ چنانچہ اگر ڈیڑھ لاکھ مہمان ہوں تو

ایک لاکھ کا کھانا

لنگر میں پکے گا اور عام طریق پر نانبائیوں کے لئے ایک لاکھ آدمی کی روٹی پکانا بہت مشکل ہے، وہ یہ کر ہی نہیں سکتے۔ چنانچہ اگر خدا تعالیٰ بروقت ہمارے ہاتھ سے یہ انتظام نہ کروا دیتا کہ مشینیں لگ جائیں تو جلسہ سالانہ کی روٹی نہیں پک سکتی تھی۔

تجربہ اور روایات جن کو درحقیقت Traditions (ٹریڈیشنز) کہتے ہیں، میں بڑی برکت ہے۔ روایت کا مطلب ہے کہ جو اچھی چیز سیکھ لی اسے نہ بھولو۔ دو چیزیں مسلسل چلتی ہیں ایک تو یہ کہ جو اچھی چیز انسان ایک دفعہ سیکھ لے اسے بھولنا نہیں چاہیئے اور دوسرے یہ کہ جو اچھی چیزیں وہ سیکھ چکا ہے ان کو کافی نہیں سمجھنا چاہیئے بلکہ مزید اچھی چیزیں سیکھنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ زمانے کے ساتھ ساتھ انتظام میں تبدیلی پیدا ہو گئی ہے، بہت سی سہولتیں پیدا ہو گئی ہیں اور جماعت میں خدا تعالیٰ نے کچھ روایتیں پیدا کر دی ہیں جن پر جماعت چل رہی ہے۔ تاہم روٹی کے سلسلہ میں ایک دقت ہے۔ اور اس سال بھی اس بارہ میں میرے پاس شکایتیں پہنچی ہیں۔ جب

بہت بڑی تعداد میں

روٹی پکے گی تو بہرحال اس پر کچھ وقت لگے گا اور تقسیم سے کچھ دیر پہلے روٹی پکانی پڑے گی۔ چنانچہ جو روٹی آپ کو شام ۷ یا ۸ بجے ملتی ہے اس کا ایک حصہ ۳ بجے پک چکا ہوتا ہے۔ غالباً دو اور تین بجے کے درمیان کسی وقت یہ مشینیں چلاتے ہیں۔ چنانچہ روٹی کسی قدر باسی ہو جاتی ہے اور پھر ان کو اوپر نیچے رکھتے ہیں تو ان میں سے جو بھاپ نکلتی ہے اس کی وجہ سے ان میں نرمی آجاتی ہے اور شکایت پیدا ہوتی ہے کہ روٹی کچی ہے حالانکہ روٹی کچی نہیں ہوتی۔ اگر وہی روٹی ان کو اسی وقت گرم گرم مل جاتی تو وہ کہتے کمال ہو گیا ہے، اتنی اعلیٰ درجہ کی روٹی پک رہی ہے کہ کوئی حد نہیں۔ لیکن روٹی اوپر نیچے "تھدّوں" میں پڑی رہتی ہے اور بھاپ کی وجہ سے نرم ہو جاتی ہے اور یوں معلوم ہوتا ہے کہ وہ کچی ہے حالانکہ وہ کچی نہیں ہوتی۔ لیکن بہرحال اصل چیز تو احساس ہے اس لئے کوئی ایسا انتظام کرنا پڑے گا کہ روٹی میں آٹے کے علاوہ کچھ اور صحت مند اجزاء بھی ڈالے جائیں جن سے روٹی جلد خراب نہ ہو۔ دنیا ایسا کر رہی ہے اور مجھے امید ہے کہ ۵ - ۱۰ سال تک ہمارے ہاں بھی اس کا انتظام ہو جائے گا اور پھر یہ

شکایت باقی نہیں رہے گی

تاہم اس وقت شکایت ہے اور ہمیں افسوس ہوتا ہے۔ کیونکہ اگر کسی کو تکلیف ہو تو اس کے لئے ہمارے دل میں بھی تکلیف پیدا ہوتی ہے۔ اس طرف فوری توجہ دینے کی ضرورت ہے۔

جلسہ سالانہ پر رضا کار کافی تعداد میں آجاتے ہیں اور پھر وہ کافی تعداد میں اپنے دوسرے کاموں میں بھی مشغول ہو جاتے ہیں۔ لجنہ کی طرف سے ایک رپورٹ یہ پہنچی کہ بہت سی رضا کار بچیاں غیر حاضر رہیں۔ لیکن کام پھر بھی پوری طرح تسلی بخش ہو گیا۔ کام تو ہو جاتے ہیں یہ خدا کے کام ہیں۔ چنانچہ کام ہو جانے کی وجہ سے ہمیں کوئی تکلیف نہیں پہنچی۔ مگر پھر بھی ہمیں یہ تکلیف پہنچی کہ جو بچیاں غیر حاضر رہیں وہ ثواب سے محروم ہو گئیں اور اسی طرح جو بچے یا جوان یا بڑے ڈیوٹی سے غیر حاضر رہے وہ ثواب سے محروم ہو گئے۔ ہماری خواہش ہے کہ انہیں بھی ثواب ملے اور وہ بھی باقیوں کے ساتھ ثواب پانے میں شریک ہوں۔

جو چیز ہمیشہ رہنے والی ہے وہ ہے تَوَكَّلْ عَلَى الْحَيِّ الَّذِي لَا يَمُوتُ کہ حیّ و قیوم خدا جو زندہ ہے اور زندگی بخش ہے جو تمام

[illegible]

ہے اور جس میں کوئی عیب نہیں ہمیں اسی پر بھروسہ کرنا چاہیئے اور اسی سے [illegible] مانگنی چاہئیں اور اپنے گناہوں کی بخشش کے لئے ہمیں اسی کی طرف جانا چاہیئے کیونکہ سوائے اس کے اور کوئی ہستی نہیں جانتی کہ گناہ کس نے اور کتنا کیا۔ دوسرے تو عیب لگانے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں اور الزام تراشی کرتے ہیں۔ مگر گناہ کا حقیقی علم سوائے اللہ کے اور کسی کو نہیں ہے کیونکہ گناہ ہے ہی یہ چیز کہ اس کی نظر سے انسان گر جائے اور کسی کو کیا پتہ کہ خدا کی نظر سے کون گرا اور کتنا گرا اور کتنی ناراضگی پیدا ہوئی۔ اس واسطے جو کمیاں رہ گئیں۔ جو کوتاہیاں ہو گئیں ہم سے بھی آنے والوں سے بھی اور یہاں کے مکینوں سے بھی۔ اللہ تعالیٰ سے ہی ہے جو ان کو دور کرے اور کمزوری کی جگہ طاقت پیدا کر دے اور دقتیں تھیں یہ جو کمزوری ہو گئی ہے اس کے بداثرات سے جماعت کو محفوظ رکھے۔ خدا کرے کہ اس کی رضا ہمیشہ جماعت کو حاصل رہے۔

خدا تعالیٰ کی ذات تمام صفات حسنہ سے متصف اور ہر عیب اور

پاک اور مقدس ذات

ہے۔ ہر تعریف اسی کی طرف رجوع کرتی ہے کیونکہ کوئی قابل تعریف کام کیا ہی نہیں جا سکتا جب تک اللہ تعالیٰ اس کام کی توفیق نہ عطا کرے۔ پس جب خدا تعالیٰ کی توفیق ہی سے قابل تعریف اعمال بجا لائے گئے تو ہمیں خدا تعالیٰ ہی کی حمد کرنی چاہیئے نہ یہ کہ انسان خود اپنے پر فخر کرنے لگے اور اپنے آپ کو کچھ سمجھنے لگے۔ پس ہمیں خدا تعالیٰ کی حمد کرنی چاہیئے اور کثرت سے کرنی چاہیئے۔ مثلاً اس جلسہ کے موقع پر اللہ تعالیٰ کے جو فضل جماعت پر نازل ہوئے اور آسمانوں کی رحمتیں بارش کی طرح آسمانوں سے برسیں۔ یہی سمجھنا چاہیئے کہ اگر ہم اگلے جلسہ تک اسی کے متعلق خدا تعالیٰ کا شکر کرتے رہیں اور اس کی تعریف کرتے رہیں تب بھی شکر کا اور تعریف کا اور حمد کا حق ادا نہیں ہو گا۔ لیکن پھر یہ خدا تعالیٰ کا احسان ہے کہ وہ یہ نہیں کہتا کہ میرا پورا شکر کرو اور جتنا تم پر حق واجب ہے اس کے مطابق میری حمد کرو بلکہ وہ یہ کہتا ہے کہ جتنی تم میں طاقت ہے اس کے مطابق کرو اور میں اسی ادھورے کو پورا سمجھ لوں گا۔ یہ خدا کی شان ہے۔ پس ہمیں خدا تعالیٰ کا بہت شکر ادا کرنا چاہیئے اور اس کی حمد کرتے رہنا چاہیئے۔ کہ اس نے بڑا فضل کیا اور

جلسہ بہت کامیاب رہا

اور اس لحاظ سے بھی بہت کامیاب رہا کہ ہمارے وہ دوست بھی جن کا تعلق جماعت سے نہیں ہے بہت کثرت سے اس جلسہ میں شمولیت کے لئے تشریف لائے۔ ایک ضلع تو سب سے آگے نکل گیا اس ضلع سے آنے والوں کی جو معلوم تعداد ہے وہ ڈیڑھ ہزار ہے۔ ساری جماعت تو مجھ سے مل بھی نہیں سکتی اور نہ ہی اتنا وقت ہوتا ہے لیکن جو تھوڑے سے مل سکتے ہیں ان سے ملاقاتوں کے دوران پتہ لگتا تھا کہ کراچی سے لے کر پشاور تک بڑی کثرت سے ایسے دوست آئے جن کا ابھی جماعت سے تعلق نہیں ہے۔ ان لوگوں کا یہ حق ہے کہ وہ دیکھیں اور سنیں کہ جماعت کیا ہے اور اس کے عقائد کیا ہیں؟ اور جماعت کے متعلق اپنے فیصلوں کا انحصار محض شنید پر نہ رکھیں بلکہ وہ بھی اس میں شامل ہوں اور پھر شنید بھی غیر کی نہیں بلکہ اپنے کانوں سے ہماری زبانوں سے نکلے ہوئے الفاظ سنیں اور پھر فیصلہ کریں کہ ہمارے عقائد کیا ہیں اور کیا وہ ان سے متفق ہیں یا نہیں ہیں۔ یہ فیصلہ تو انہوں نے ہی کرنا ہے لیکن ہم یہ چاہتے ہیں کہ

پیار اور محبت کے ساتھ

ساری دنیا ہماری ... سنیں اور پھر جو فیصلہ کرنا ہے کرے۔ پس ان کا یہ حق ہے کہ وہ ہماری باتیں سنیں اور ہمارا یہ حق ہے کہ ہم اپنی باتیں انہیں سنائیں ورنہ اگر کوئی غلط فہمیاں پیدا ہوں اور ان کی وجہ سے دنیا میں کوئی گناہ پیدا ہو تو ہم ذمہ دار ہیں۔ یعنی اس وقت ساری دنیا کی اس کرۂ ارض کی بابت کر رہا ہوں۔ اگر اس میں کوئی خرابی پیدا ہو اور ہم اسے دور کرنے کی کوشش نہ کریں تو ہم ذمہ دار ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس گناہ سے بھی محفوظ رکھے۔

پس کثرت سے خدا تعالیٰ کی تسبیح کریں اور تحمید کریں اور اس کی قدوسیت اور اس کی پاکیزگی اور اس کی عظمت اور اس کے جلال اور اس کی رفعت اور اس کے علو اور اس کی شان کو اپنے سامنے رکھیں اور سوچتے سمجھتے ہوئے علیٰ وجہ البصیرت دل سے یہ اقرار کریں کہ ہمارا خدا بڑی عظمتوں والا ہے بڑی شان والا ہے تمام صفات حسنہ سے متصف ہے اور ہر عیب سے پاک ہے اور جب کبھی ہمارے کسی ضرورت پڑے تو اسی پر توکل کرنا چاہیئے کسی اور کی طرف توجہ نہیں کرنی چاہیئے اور جب اس کے فضل نازل ہوں تو اسی کی تعریف کرنی چاہیئے۔ کیونکہ کوئی اور وجود

حقیقی تعریف اور حمد کا مستحق

نہیں ہے اور جب اس کے حقوق کی ادائیگی میں اور اس کے مقرر کردہ نوع انسانی کے حقوق کی ادائیگی میں اور اس کی مخلوق کے حقوق کی ادائیگی میں کوئی کمی رہ جائے تو اسی کی طرف رجوع کرنا چاہیئے۔ کیونکہ وہ کمی سے غافل نہیں اور وہی ہر قسم کی کمیوں کو دور کرنے کی طاقت رکھتا ہے کسی اور میں وہ طاقت نہیں۔

خدا کرے کہ ہم اپنی ذمہ داریوں کو سمجھیں اور خدا کرے کہ ان ذمہ داریوں کو صحیح طور پر ادا کرنے کے نتیجہ میں ہم ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو پانے والے ہوں۔ اور اللہ تعالیٰ کی رحمت اور اس کی رضا اور آسمانوں سے نازل ہونے والی اس کی برکتیں اور اس کے فرشتے ہمیشہ ہمارے ساتھ رہیں اور اگر ہمارا ہاتھ کبھی غلط حرکت کی طرف مائل ہو تو فرشتے کا ہاتھ ہمارے ہاتھ کو پکڑ لے اور اسے روک دے اور اگر کوئی ہمارے دل میں وسوسہ پیدا کرنے کی کوشش کرے تو فرشتے ہمارے سینہ و دل کے گرد حصار بنائیں اور اسے اس کے اندر گھسنے نہ دیں۔ غرض اس کی ہر قسم کی رحمتیں ہمیں ملیں اور ان رحمتوں کے حصول پر ہمیں اس کی صحیح اور حقیقی حمد کی توفیق بھی عطا ہو۔ اللّٰھم آمین ٭

درخواست دعا

محترم سیٹھ یوسف احمد الہ دین صاحب سکندرآباد، اپنی اہلیہ اور ہمشیرہ فاطمہ بائی صاحبہ نافضل الہ دین کے ہمراہ پاسپورٹ پر ماہ نومبر پاکستان گئے اور ربوہ میں انہیں سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہٖ سے ملاقات کا شرف حاصل ہوا۔ پھر انصار اللہ کے اجتماع میں شرکت کی توفیق بھی ملی۔ اس کے بعد ۱۲ر نومبر ۷۸ء کو موصوف پاکستان سے واپس ہوتے ہوئے قادیان بھی تشریف لائے اور دو دن تک قیام کر کے دعاؤں کی توفیق پائی۔ اللہ تعالیٰ ان کے اس سفر کو بابرکت فرمائے۔

سیٹھ صاحب موصوف کی شنوائی آجکل بہت متاثر ہے۔ احباب ان کی صحت و سلامتی اور ان کی جملہ نیک خواہشات کے پورا ہونے کے لئے خاص طور پر دعا فرمائیں۔

(ایڈیٹر بدر)

۲۔ ربوہ سے اطلاع ملی ہے کہ میرے والد صاحب محترم حافظ عبدالکریم خانصاحب کا میو ہسپتال لاہور میں اپریشن ہوا تھا مگر کامیاب نہیں ہو سکا۔ غالباً دوبارہ اپریشن ہوگا۔ جملہ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ خاکسار کے والد محترم کی مکمل شفایابی اور درازیٔ عمر کے لئے دعا فرمائیں۔ نیز یہ کہ اللہ تعالیٰ اپریشن کی ہر قسم کی پیچیدگیوں اور تکالیف سے والد صاحب کو محفوظ رکھے۔ آمین

خاکسار: عبدالستار خان شاہد۔ مبلغ سپین ٭

اعلانات نکاح

مورخہ ۱۹ر دسمبر کو بعد نماز فجر محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے محترم سیٹھ محمد معین الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ حیدرآباد کی دو صاحبزادیوں کے نکاح کا اعلان فرمایا:-

۱۔ عزیزہ ناصرہ بیگم صاحبہ بی۔ ایس۔ سی کا نکاح جو مکرم شمس الدین صاحب ابن مکرم سیٹھ فاضل کریم علی صاحب مرحوم حیدرآباد کے ساتھ مبلغ پانچ ہزار روپے حق مہر کے عوض قرار پایا۔

۲۔ عزیزہ نعیمہ بیگم صاحبہ کا نکاح جو مکرم مقصود احمد صاحب شرق ابن مکرم سیٹھ غلام نادر صاحب شرق مرحوم کے ساتھ مبلغ پانچ ہزار روپے حق مہر کے عوض قرار پایا۔

ایجاب و قبول سے قبل محترم حضرت صاحبزادہ صاحب نے محترم سیٹھ محمد معین الدین صاحب کے تعلق بیان فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے دل میں دین کی خدمت کا نمایاں جذبہ ودیعت فرمایا ہے چنانچہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی مختلف رنگ میں ان کو خدمات کی توفیق ملتی رہتی ہے ٭

محترم سیٹھ صاحب موصوف نے اس خوشی کے موقعہ پر مبلغ ۱۵۰/- روپے اور مکرم صلاح الدین صاحب نے ۱۰۰/- روپے اور مکرم مقصود احمد صاحب نے ۵۰/- روپے، اعانت بدر۔ شکرانہ فنڈ۔ شادی فنڈ اور درویش فنڈ وغیرہ مدات میں ادا کئے ہیں فجزاہم اللہ احسن الجزاء

۳۔ مورخہ ۱۸ر دسمبر کو بعد نماز مغرب و عشاء محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے عزیزہ حمیدہ بشریٰ صاحبہ بنت محترم چوہدری محمود احمد صاحب عارف ناظر بیت المال آمد قادیان کا نکاح عزیز مکرم محمد عبدالسمیع صاحب ابن مکرم حکیم محمد عبدالصمد صاحب حیدرآباد کے ساتھ مبلغ پانچ ہزار روپے حق مہر کے عوض پڑھا۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان رشتوں کو فریقین کے لئے موجب رحمت و برکت بنائے اور مثمر ثمرات حسنہ کرے۔ آمین ٭

خاکسار: حمید الدین شمس مبلغ حیدرآباد (دکن)

افسوس! بابا اللہ دتہ صاحب درویش وفات پا گئے

افسوس محترم بابا اللہ دتہ صاحب درویش قادیان مورخہ ۱۲ر ۷۸ کو نماز عصر کے وقت اچانک وفات پاگئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اسی روز بعد نماز عشاء محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر مقامی نے درویشان کرام کی کثیر تعداد کے ساتھ مرحوم کی نماز جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ تشریف لے جا کر قبر تیار ہو جانے کے بعد اجتماعی دعا فرمائی۔

مرحوم علاقہ پونچھ کے گاؤں دیوا ڈالہ نزد پلانوالہ کے رہنے والے تھے۔ سنہ ۱۹۱۵ء میں قادیان آئے اور چند سال صدر انجمن احمدیہ کی ملازمت میں رہے۔ سنہ ۱۹۱۸ء میں جب منارۃ المسیح کی تکمیل کے لئے چندہ کی تحریک ہوئی تو باباجی نے بھی یکصد روپیہ چندہ دیا۔ ان کا نام چندہ دینے والوں کے کتبہ میں جو منارۃ المسیح کی جنوبی طرف لگا ہے لکھا ہے۔ سنہ ۱۹۱۹ء میں آپ نے وصیت کی۔ صدر انجمن احمدیہ کی ملازمت سے سبکدوش ہو کر آپ مرزا مہتاب بیگ صاحب کے قائم کردہ درزی خانہ کے تھڑے پر ایک مختصر سی دکان کی۔ اور اسی پر سنہ ۱۹۴۷ء تک گزارہ کرتے رہے۔ سنہ ۱۹۴۷ء میں تھوڑے سے عرصہ کے لئے لاہور چلے گئے لیکن پھر یہ سوچ کر کہ قادیان کی خاطر ہی نے گھر بار اور خویش و اقارب کو چھوڑا تھا پھر مئی سنہ ۱۹۴۸ء میں قادیان آگئے اور باقی حصہ عمر کا قادیان ہی میں درویشانہ زندگی میں گزارا۔ اور جب تک صحت نے اجازت دی انجمن کے دفاتر میں مددگار کی خدمت بجالاتے رہے۔ مرحوم نیک سیرت۔ خاموش طبع۔ صاف گو۔ نمازی اور تہجد گزار بزرگ تھے۔ گزشتہ دس سال سے کمزوری کے باعث کوئی کام نہیں کر سکتے تھے۔ اس عرصہ میں محترم چوہدری بدر الدین صاحب عامل جنرل سیکرٹری لوکل انجمن احمدیہ قادیان کے دواخانہ ہی میں دن بھر بیٹھے رہتے اور نگرانی کرتے رہتے محترم عامل صاحب نے بھی ان کا آخر وقت تک ہر طرح سے خیال رکھا۔ رات کو محترم قریشی فضل حق صاحب درویش کے گھر سویا کرتے۔ وفات سے ایک ماہ قبل بھر دی اور نقاہت کے باعث گھر سے نہیں نکل سکے تاہم ہوش و حواس درست تھے۔ ۱۲ر دسمبر کو دوپہر دو بجے حجامت بنوائی۔ پھر عصر کی اذان ہوئی تو بستر ہی پر نماز عصر ادا کی اور نماز کے معاً بعد یا نماز کے دوران ہی آپ کی روح قفس عنصری سے پرواز کر گئی اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں مقام قرب عطا فرمائے۔ قادیان آنے کے بعد مرحوم نے اپنی منکوحہ کو طلاق دیدی اور باقی ساری عمر تجرد میں گزاری ٭

جماعتِ احمدیہ کا ۸۷واں جلسہ سالانہ بقیہ صفحہ اوّل

اور اس کے لئے قومیں تیار کی ہیں جو عنقریب اس میں آملیں گی۔

محترم حضرت صاحبزادہ صاحب نے ۹۰ سال قبل جماعت احمدیہ کی حالت کا نقشہ کھینچتے ہوئے فرمایا کہ اس وقت حضرت مسیح موعودؑ بالکل واحد تنہا تھے لیکن اُس وقت خدا تعالےٰ نے یہ بشارت دی تھی کہ باوجود شدید مخالفت کے آپ کی تبلیغ دنیا کے کناروں تک پہنچیگی دنیا کی کوئی طاقت آپ کی آواز کو دبا نہیں سکتی۔ آج ہم اس بشارت کو پورا ہوتے ہوئے دیکھ رہے ہیں۔

آپ نے اپنی تقریر کے آخر میں احباب جماعت کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے دُعا فرمائی کہ اللہ تعالےٰ ہم سب کو اپنی اپنی ذمہ داریاں کا حقہٗ ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور حضرت مسیح موعودؑ کے مشن کی تکمیل کے لئے زیادہ سے زیادہ قربانیاں کرنے کی ہمیں توفیق عطا فرمائے۔ اور حضرت مسیح موعودؑ کی تعلیمات پر عمل کر کے صحیح اسلامی نمونہ دنیا میں قائم کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

اس کے بعد محترم صاحبزادہ صاحب نے ایک لمبی اور پُر سوز اجتماعی دُعا فرمائی جس میں اسلام اور احمدیت کی ترقی کے لئے اور حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی درازی عمر اور آپ کے مقاصد کی تکمیل کے لئے دعائیں کی گئیں۔

پیغام حضرت امیر المؤمنین

اس کے بعد آپ نے اس جلسہ سالانہ کے لئے حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا روح پرور پیغام پڑھ کر سُنایا جس کا مکمل متن دوسری جگہ درج ہے۔

پیغامات

اس کے بعد محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی نے اس جلسہ سالانہ کے لئے موصولہ مندرجہ ذیل معززین کے پیغامات سُنائے۔

۱۔ جناب بی۔ ڈی۔ جتی نائب صدر جمہوریہ ہند۔ ۲۔ جناب مرارجی ڈیسائی وزیر اعظم ہند۔ ۳۔ جناب سکندر بخت وزیر بحالیات ہند۔ ۴۔ فائینس منسٹر S.P. پٹیل صاحب۔ ۵۔ مسٹر راجپائی وزیر خارجہ حکومت ہند۔ ۶۔ گورنر صاحب پنجاب۔ ۷۔ سردار پرکاش سنگھ صاحب بادل وزیر اعلیٰ پنجاب۔ ۸۔ بلرام جی داس ٹنڈن۔ اور دیگر وزراء حکومت وصوبہ پنجاب۔

ان پیغامات کے سُنائے جانے کے بعد تقاریر کا آغاز ہوا۔

موجودہ زمانہ میں مذہب کی ضرورت واہمیت

اس اجلاس کی پہلی تقریر محترم مولانا بشیر احمد صاحب فاضل ایڈیشنل ناظر امور عامہ کی مذکورہ عنوان پر ہوئی آپ نے مذہب کی تعریف کرتے ہوئے فرمایا کہ مذہب اس رستہ کو کہتے ہیں جس پر چل کر انسان اپنے مقصد حیات کو حاصل کرتا ہے اور اس سے مراد وہ اصول اور قوانین ہیں جو خدا تعالےٰ اپنے بندوں کے مقصد حیات کو پورا کرنے کے لئے اور ان کی اخلاقی و روحانی ارتقاء کے لئے اپنے کسی برگزیدہ انسان پر نازل کرتا ہے۔ اس سلسلہ میں آپ نے مختلف مذاہب کی تعلیمات بیان کرنے کے بعد اس زمانہ کے نہایت ضلالت کن حالات کا نقشہ کھینچتے ہوئے مذہب کی ضرورت اور اس کی اس زمانہ میں اہمیت پر زور دیا۔

آپ نے دورانِ تقریر جماعتِ احمدیہ کے قیام کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے بتایا کہ آج دنیا صرف حضرت رسول کریمؐ کی غلامی میں آکر اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیمات پر عمل پیرا ہو کر ہی اپنے مقصد حیات کو پا سکتی ہے۔ آپ نے سیدنا حضرت مسیح موعودؑ کے نہایت روح پرور اقتباسات بیان کرتے ہوئے ثابت فرمایا کہ آپؑ کا خدا تعالیٰ کے ساتھ کتنا ربط تھا اور خدا تعالےٰ کے ساتھ تعلق قائم کرنے کے لئے اور پیدائش کا مقصد حاصل کرنے کے لئے اس روحانی جماعت سے منسلک ہونا ضروری ہے۔

اس تقریر کے بعد مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس نے سیدنا حضرت مصلح موعودؓ کا ایک منظوم کلام سے

ذکرِ خدا پہ زور دے ظلمت دل مٹائے جا

نہایت خوش الحانی سے پڑھ کر سُنایا۔

توحیدِ الٰہی اور اس کے فوائد و برکات

اس کے بعد محترم مولانا حکیم محمد دین صاحب مدرس مدرسہ احمدیہ نے مذکورہ عنوان پر تقریر کرتے ہوئے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان "التوحید رأس الطاعات" کہ الہیات اور علوم روحانی کا سرچشمہ توحید ہے کی روشنی میں لفظ توحید کی تشریح فرمائی۔ اور توحید کی عظمت کے متعلق حضرت رسول کریمؐ کی اس حدیث کی وضاحت فرمائی کہ اَسعد الناس بشفاعتی من قال لا اللہ اِلّا اللہ یعنی میری شفاعت اور سفارش سے فائدہ اُٹھانے والے وہی خوش نصیب ہو سکتے ہیں۔ جو کہ توحید کے قائل ہیں۔

اس کے بعد آپ نے قرآن کریم کی مختلف آیتوں کی روشنی میں توحید باری تعالےٰ کے مختلف دلائل بیان فرمائے۔ اسی طرح آپ نے توحید کے فوائد اور برکات پر بھی روشنی ڈالی۔

آپ نے زندہ خدا سے زندہ تعلق اور اس کے ذرائع پیش کرتے ہوئے اس کے لئے سیدنا حضرت مسیح موعودؑ کے مبارک وجود کو پیش فرمایا۔ اس ضمن میں آپ نے حضرت مسیح موعودؑ کی زندگی کے بعض ایمان افروز واقعات بیان فرمائے۔

غیر ملکی نمائندگان کی تقریر

سب سے پہلے مغربی جرمنی سے تشریف لائے ہوئے محترم ہدایت اللہ ہبش صاحب نے مغربی جرمنی کی جماعت کی نمائندگی کرتے ہوئے ایک دفعہ پھر جلسہ سالانہ میں شرکت کی توفیق ملنے پر خدا کا شکر ادا فرمایا۔ اور بتایا کہ ہم اپنے ساتھ چھ نمائندے لے کر آئے ہیں اُن میں سے ایک غیر مسلم معزز بھی ہیں جو سری نگر میں یسوع مسیح کی قبر دیکھنے اور اس پر تحقیق کر کے باقاعدہ ایک مقالہ تیار کر کے وہاں کے اخباروں میں دینے کے لئے کوشاں ہیں۔

ہمارے ملک میں احمدی آہستہ آہستہ بڑھ رہے ہیں اور تبلیغ کے لئے سازگار میدان پیدا ہو رہا ہے۔ آخر میں آپ نے سامعین سے دُعا کی درخواست کی۔ آپ نے اپنی تقریر کے آخر میں collected tears in Qadian کے عنوان پر ایک نہایت ہی وجد آفریں انگریزی نظم جو آپ نے یہاں بنائی تھی سُنائی۔

الحاج ابوبکر صاحب آف نائجیریا

آپ نے سب سے پہلے جماعت ہائے نائجیریا کی طرف سے السلام علیکم کا تحفہ پہنچایا۔ آپ نے جماعت احمدیہ کی ۱۹۳۶ء میں بیعت کی تھی۔ آپ انصار اللہ کے زعیم ہیں یہاں ۸ افراد کو لے کر آئے ہیں۔ حکومت کے اعلیٰ عہدہ پر تھے۔ اب ریٹائرمنٹ کے بعد اپنا سارا وقت سلسلہ کے لئے وقف کر رہے ہیں۔ آپ اپنے تین بچوں کو ساتھ لائے ہیں تاکہ اُنہیں ربوہ میں دینی تعلیم اور حفظ قرآن سے متمتع کر سکیں۔ آپ نے نائجیریا میں جماعت کی عظیم الشان ترقیوں کا ذکر فرمایا۔

ان ہر دو تقریروں کا ترجمہ محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی نے سُنایا اس کے بعد پہلے روز کی پہلی نشست خیر و خوبی سے اختتام پذیر ہوئی۔

پہلا دن ـــــ دوسرا اجلاس

جلسہ سالانہ کے پہلے دن کی دوسری نشست ۲½ بجے بعد نماز ظہر و عصر زیر صدارت محترم حافظ صالح محمد الٰہ دین صاحب پروفیسر شعبہ ہئیت عثمانیہ یونیورسٹی شروع ہوئی۔ مکرم مولوی عبد الکریم صاحب ملکانہ کی تلاوت قرآن مجید اور مکرم چوہدری نور الدین صاحب کی نظم خوانی کے بعد تقاریر کا آغاز ہوا۔

سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صبر و رضا اور استقامت کے آئینہ میں

اس نشست کی پہلی تقریر محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کی مذکورہ عنوان پر ہوئی۔ آنمحترم نے صبر و استقامت کی تشریح کرنے کے بعد آنحضرت صلعم کی بعثت کے وقت عرب کی ناگفتہ بہ حالت کا ذکر کرتے ہوئے آپؐ کی پاکیزہ زندگی اور بے نظیر عہد شباب پر روشنی ڈالی پھر دعویٰ نبوت کے بعد سے لے کر ہجرت تک یعنی تیرہ سال تک مکہ میں تبلیغ کے دوران کی اذیتوں۔ طائف کا دردناک واقعہ اور شعب ابی طالب میں محصوری کے المناک واقعات کا ذکر کرتے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عدیم المثال صبر و رضا اور استقامت پر نہایت ایمان افروز رنگ میں روشنی ڈالی اور واضح فرمایا کہ یہی وہ اعلیٰ ترین اُسوہ تھا جس کو دیکھ کر آپؐ کے صحابہؓ نے بھی صبر و رضا اور استقامت کا ایسا حسین نظارہ دُنیا میں پیش کیا جس کی نظیر نہیں ملتی۔ نیز کمزوری کے زمانہ میں آنحضرت صلعم کو دی گئی بشارات اور اُن کے معجزانہ رنگ میں پورا ہونے کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا اس زمانہ میں بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت کو مخالفتوں کے طوفان کا سامنا ہے لیکن خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے ہماری جماعت بھی آج صبر و استقامت کا وہی نمونہ دکھا رہی ہے جو ہمارے آقا و مطاع محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے صحابہ نے دکھایا تھا اور ہم بفضلہ تعالیٰ اس یقین پر قائم ہیں کہ وہ عظیم الشان پیشگوئیاں اور غلبۂ اسلام کی عظیم بشارات جو حضرت مسیح موعودؑ کو کمزوری کے زمانہ میں دی گئی تھیں وہ بھی ضرور پوری ہوں گی۔ انشاء اللہ۔

ذکرِ حبیبؑ

محترم حضرت صاحبزادہ صاحب کی تقریر کے بعد محترم ملک صلاح الدین صاحب وکیل المال تحریک جدید نے ذکر حبیب کے موضوع پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت طیبہ کے بعض ایمان افروز واقعات سُنائے۔

آپ نے سب سے پہلے سیدنا حضرت مسیح موعودؑ کی بعثت کے وقت قادیان کی گمنام حالت کا ذکر کرتے ہوئے محترم بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی کی روایت بیان فرمائی کہ قادیان کے لوگ ننگے۔ بے علم۔ جاہل۔ سست۔ گالی گلوچ میں ماہر۔ بچوں کو گالی دینا سکھا کر بہت خوش ہونے والے۔ بے کار۔ جوئے باز نشہ آور اشیاء شراب وغیرہ کے عادی تھے۔ قادیان کا صرف چوتھا حصہ آبادی اور باقی سارا اجڑا ہوا تھا۔ آبادی پانچ سو تھی۔

گیدڑ - لومڑ وغیرہ سر شام منڈلانے لگتے - بعض دفعہ رات کو بھیڑیا بھی آجاتا - اس گمنام بستی میں آپ پیدا ہوئے - لیکن آج یہی بستی ارض حرم بنی ہوئی ہے - اور اکناف عالم سے لوگ آ رہے ہیں اور ایک دائمی روحانی مرکز بنا ہوا ہے آپ نے سیدنا حضرت امام مہدی علیہ السلام کی سیرت طیبہ کے مختلف اوصاف حمیدہ مثلاً سادگی - مہمان نوازی وغیرہ کے ضمن میں ایمان افروز واقعات سُنا کر حاضرین کے ایمانوں کو تازہ کیا -

اس کے بعد مکرم مولوی بشیر احمد صاحب خادم نے سیدنا حضرت مصلح موعودؓ کی ایک نظم نہایت خوش الحانی سے سُنائی -

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیاں

اس اجلاس کی آخری تقریر برادرم مکرم مولوی محمد انعام صاحب غوری مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان کی مذکورہ عنوان پر ہوئی - آپ نے مامور من اللہ کے وجود اور اس کی پیشگوئیوں کو خدا تعالیٰ کی ہستی کا زندہ ثبوت بیان کرتے ہوئے سیدنا حضرت مسیح موعودؑ کی بعض پیشگوئیاں بیان کرتے ہوئے مختلف ایمان افروز واقعات اور تاریخی شواہد کی روشنی میں ان کے پورا ہونے کو ثابت کیا - اس ضمن میں آپ نے حضرت مسیح موعودؑ کی بعض تبشیری و انذاری پیشگوئیوں کی وضاحت کرتے ہوئے اس بات کو ثابت کیا کہ حضرت مسیح موعودؑ واقعی خدا تعالیٰ کے مامور و مرسل ہیں - اس سلسلہ میں آپ نے جماعت احمدیہ کی عظیم الشان اور عالمگیر ترقی عظیم الشان نسل کا وعدہ اور اُن کا پورا ہونا اور خاص کر پیشگوئی مصلح موعودؓ اور علمی غلبہ کی بشارت وغیرہ تبشیری پیشگوئیوں کے علاوہ مخالفین کے عبرت ناک انجام کے متعلق مختلف انذاری پیشگوئیاں ایمان افروز رنگ میں بیان کیں - آپ نے اپنی تقریر کے آخر میں مادی وسیاسی انقلابات اور اسلام کے عالمگیر غلبہ کے بارے میں مختلف پیشگوئیوں کا ذکر کرتے ہوئے کسر صلیب کی عظیم الشان پیشگوئی پر بھی روشنی ڈالی -

اس کے ساتھ ہی پہلے دن کے دوسرے اجلاس کی کارروائی اختتام پذیر ہوئی -

دوسرا دن — پہلا اجلاس

جلسہ سالانہ کے دوسرے دن کا پہلا اجلاس ۱۹ دسمبر کو صبح ۱۰ بجے زیر صدارت محترم سید فضل احمد صاحب آف پٹنہ شروع ہوا - محترم مولانا حکیم محمد دین صاحب کی تلاوت قرآن مجید کے بعد مکرم مولوی مظفر احمد صاحب فضل نے سیدنا حضرت مصلح موعودؓ کی نظم ؎

تعریف کے قابل ہیں یارب تیرے دیوانے

نہایت خوش الحانی سے سُنائی - اس کے بعد تقاریر کا آغاز ہوا -

اسلام کی عالمگیر کامیاب تبلیغ اور صد سالہ جوبلی منصوبہ و نظام خلافت کی برکات

اس اجلاس کی پہلی تقریر مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس مبلغ حیدر آباد کی مذکورہ عنوان پر ہوئی - آپ نے حضرت مسیح موعودؑ کی بعثت سے قبل اسلام اور مسلمانوں کی ناگفتہ بہ گمراہ کن حالات کا اور اسلام کو صفحہ ہستی سے نیست و نابود کرنے کے لئے غیر مذاہب کی کوششوں اور منصوبوں کا نقشہ کھینچنے کے بعد حضرت مسیح موعودؑ کی قائم کردہ جماعت اور عظیم الشان اور عالمگیر سرگرمیوں کا نہایت ولولہ انگیز انداز میں تفصیلی ذکر فرمایا آپ نے اکناف عالم میں جماعت احمدیہ کے ذریعہ قائم کردہ مساجد - دار التبلیغ - پریس - شفاخانے اور اسی طرح قرآن مجید کے تراجم اور مختلف زبانوں میں لٹریچر کی اشاعت کی تفصیل بیان فرمائی -

آپ نے اپنی تقریر کے آخر میں حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے جاری فرمودہ صد سالہ احمدیہ جوبلی منصوبہ اور اس کی کامیابی کا نہایت ایمان افروز انداز میں ذکر فرمایا -

ایک ایمان افروز واقعہ اور درخواست دعا

اس تقریر کے بعد محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی نے فرمایا کہ آپ حضرات نے کل کے اخبار میں پڑھا ہوگا کہ ۱۷ تاریخ کو حیدر آباد میں ایک اُڑتا ہوا جہاز بالکل جل گیا تھا اور بفضلہ تعالیٰ اس جہاز کے تمام مسافر بال بال بچ گئے تھے - ان مسافروں میں جلسہ سالانہ میں شمولیت کے لئے کیرالہ سے آنے والے چھ افراد پر مشتمل ایک وفد بھی تھا - یہ چھ افراد مکرم ایم ابراہیم صاحب سابق صدر جماعت پینگاڈی مع اہلیہ مکرم ڈاکٹر منصور احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ کوڈالی مع اہلیہ مکرم پی حبیب احمد صاحب اور مکرم مبارک احمد صاحب کی اہلیہ تھے - ان کے تمام سامان بالکل جل گئے ہیں - تاہم اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل اور اپنی بے پایاں قدرت سے انہیں بچایا اب یہ بخیر و عافیت ابھی ابھی قادیان پہنچ گئے ہیں - احباب ان کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں اللہ تعالیٰ ان کے نقصان کی تلافی فرمائے اور سب کا حافظ و ناصر ہو آمین -

نوع انسان کے لئے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی ناقابل فراموش خدمات

اس اجلاس کی دوسری تقریر مذکورہ عنوان پر محترم مولانا عبد الحق صاحب فضل مبلغ سلسلہ احمدیہ شاہجہانپور کی ہوئی - آپ نے اپنی تقریر میں حضرت مسیح موعودؑ کی عظیم الشان خدمات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ آپ نے تمام دنیا کو خدا تعالیٰ کا چمکتا ہوا اور روشن چہرہ دکھلایا اور اللہ تعالیٰ کی پہچان اور سچی معرفت کا پر عظمت اور یقینی ذریعہ الہام الٰہی کو بتایا اور اس کا عملی ثبوت پیش فرمایا نیز روئے زمین پر پائے جانے والے تمام الہامی مذاہب کے نبیوں اور اوتاروں کی صداقت اور عزت و تکریم کا لازوال اصول سمجھایا نیز حکومت وقت کے قانون کا احترام سکھا کر امن کی راہ دکھلائی - اسی طرح مسئلہ جہاد کے غلط تصور کا ازالہ فرما کر اسلام کو امن کا گہوارہ بنایا نیز انسانیت کے بلند مقام سے دنیا کو روشناس فرمایا -

محترم فاضل مقرر نے اپنی تقریر کے آخر میں حضرت مسیح موعودؑ کی اس عظیم الشان خدمت کا ذکر فرمایا جو کہ آپ نے نظام خلافت کو قائم فرما کر قیامت تک کے لئے روئے زمین پر پھیلے ہوئے تمام انسانوں کو اُمتِ واحدہ بنانے کے لئے ایک عالمگیر پلیٹ فارم مہیا فرمایا -

مکرم مولوی صاحب کی اس علمی تقریر کے بعد مکرم روشن علی خان صاحب کیرنگ نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک نظم نہایت وجد آفریں انداز میں سُنائی جس کا پہلا شعر یہ ہے ؎

جمال و حسن قرآن نور جان ہر مسلماں ہے
قمر ہے چاند اوروں کا ہمارا چاند قرآں ہے

قرآن اور سائنس کی ایجادات

اس اجلاس کی آخری تقریر محترم حافظ پروفیسر صالح محمد الہ دین صاحب پروفیسر شعبۂ ہیئت عثمانیہ یونیورسٹی کی اس عنوان پر ہوئی - آپ نے موجودہ زمانہ کی سائنس کی ایجادات کے متعلق قرآن کریم کی روشنی میں نہایت عالمانہ تقریر فرمائی - آپ نے موجودہ زمانہ میں پیدا شدہ مختلف عالمی مسائل کا قرآن مجید کے ذریعہ حل بیان کرتے ہوئے اس بات کو ثابت فرمایا کہ قرآن مجید کی مختلف آیتیں سائنس میں کام کرنے والوں کے لئے عظیم الشان مشعل راہ ہیں - دماغ قوانین قدرت کے مطالعہ میں مصروف ہو تو دل اللہ تعالیٰ کی شدید محبت سے پُر ہو - اسی طرح سورہ آل عمران میں خدا تعالیٰ نے توجہ دلائی ہے کہ ہم کائنات عالم پر غور و فکر کریں - آپ نے اپنی تقریر میں سورہ التکویر میں بیان فرمودہ مختلف آیات و علامات کی روشنی میں موجودہ سائنسی تحقیقات کی ایجادات کے ساتھ تطبیق کی -

اس عالمانہ اور پُر از معلومات تقریر کے بعد یہ اجلاس بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا -

دوسرا دن — دوسرا اجلاس

آج دوسرے اجلاس کی صدارت محترم سیٹھ محمد الیاس صاحب احمدی امیر جماعت احمدیہ یادگیر نے فرمائی - مکرم مولوی ظہیر احمد صاحب خادم کی تلاوت قرآن مجید کے ساتھ جلسہ کی کارروائی کا آغاز ہوا - بعدہٗ مکرم مولوی عبد الکریم صاحب شرما نے سیدنا حضرت مسیح موعودؑ کی ایک نظم سُنائی جس کا پہلا شعر یہ ہے ؎

آرہا ہے اس طرف احرار یورپ کا مزاج
نبض پھر چلنے لگی مردوں میں ناگاہ زندہ وار

کسر صلیب

اس اجلاس کی پہلی تقریر خاکسار محمد عمر [illegible] انچارج مدرسہ کی ہوئی - خاکسار نے ماہ مئی ۱۹۷۸ء میں لندن میں منعقدہ کسر صلیب کانفرنس کی کامیابی اور عیسائی طقوں کے چیلنج کے جواب کے سلسلہ میں ان کے ساکت ہونے کا ذکر کرنے کے بعد سیدنا حضرت مسیح موعودؑ کی کامیاب کسر صلیب مہم کی وضاحت کی - موجودہ عیسائیت کی بنیاد مسیح کی صلیبی موت اور دوبارہ جی اُٹھنے پر مبنی قرار دینے کے بعد مختلف انجیلی شواہد اور جدید تحقیقات و انکشافات کی روشنی میں یہ ثابت کیا کہ حضرت مسیح صلیب پر فوت نہیں ہوئے تھے بلکہ صلیبی واقعہ سے بچ کر ممالک شرقیہ کا سفر اختیار کیا تھا اور بالآخر کشمیر میں آباد ہو کر وہیں وفات پاگئے اور آپ کی قبر سرینگر میں موجود ہے - اور آج یہ قبر ساری دُنیا کے محققین کا مرجع اور توجہ گاہ بنی ہوئی ہے -

خاکسار نے اپنی تقریر کے آخر میں عیسائیت کے موجودہ نہایت کمزور اور متزلزل حالات کا نقشہ کھینچتے ہوئے ثابت کیا کہ حضرت مسیح موعود کسر صلیب کی اس عظیم الشان مہم میں عظیم الشان رنگ میں کامیاب ہوگئے ہیں -

جماعت احمدیہ کے بارے میں پیدا کردہ غلط فہمیوں کا ازالہ

اس اجلاس کی دوسری تقریر مکرم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان کی ہوئی - آپ نے سب سے پہلے جماعت احمدیہ کا تعارف کراتے ہوئے اس کے تمام عقائد بیان کرتے ہوئے بتایا کہ یہ تمام عقائد قرآن و احادیث پر مبنی ہیں - اور اسلام سے ہٹ کر جماعت کا کوئی عقیدہ نہیں ہے - اس کے بعد آپ نے حیات و وفات عیسیٰ - ختم نبوت - اور جہاد کے بارے میں پیدا شدہ غلط فہمیوں کا ازالہ کرنے کے بعد حضرت مسیح موعودؑ کے دعویٰ نبوت پر روشنی ڈالی نیز آپ نے مخالفوں کی طرف سے جماعت احمدیہ پر کئے جانے والے مختلف الزامات کا مدلل رنگ میں جواب دیا - آپ نے اپنی تقریر کے آخر میں منکرین کی طرف سے عائد کئے گئے فتویٰ تکفیر کی حقیقت بیان کرتے ہوئے جماعت احمدیہ کے صحیح مسلک کی وضاحت کی -

غیر ملکی احباب کی تقریریں

اس تقریر کے بعد تین غیر ملکی احباب نے پانچ پانچ منٹ کے لئے اپنے خیالات کا اظہار فرمایا - سب سے پہلے مکرم مولانا عطاء اللہ کلیم صاحب سابق

مبلغ انچارج گھانا دامریکہ نے بتایا کہ میرا بچپن اسی بستی میں گذرا اور میری تعلیم یہیں تکمیل ہوئی۔ خاکسار کو خدا تعالےٰ نے یہ توفیق دی کہ دو ملکوں میں یعنی امریکہ اور گھانا میں تبلیغ اسلام کر سکوں۔ امریکہ میں ہزاروں لوگوں نے اسلام قبول کیا اور ۲۵ ، ۳۰ منظم جماعتیں ہیں۔ غانا میں خدا کے فضل سے ۴۰۰ مساجد جماعت نے بنائی ہیں۔ ۳۵ مقامی مبلغین ہیں۔ ۴۰ سکنڈری سکول ۷ ہسپتال ہیں۔ پھر آپ نے مختلف ایمان افروز واقعات خدا تعالےٰ کی تائید و نصرت کے بیان فرمائے۔

ان کے بعد مکرم یحیی شریف عبداللہ آف امریکہ نے تقریر کرتے ہوئے بتایا کہ وہ ایک یہودی فیملی سے تعلق رکھتے ہیں۔ یورپ سے امریکہ آئے۔ بچپن میں ہی قرآن پڑھنے کا اتفاق ہوا اور ہمارے مبلغین سے ملے۔ انہوں نے بتایا کہ عیسائی حضرت عیسیٰ کو خدا بناتے ہیں اور یہودی بالکل الزام لگاتے ہیں۔ لیکن اسلام عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں متوازن اعتقاد رکھتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں یہودی ہوں۔ میں پڑھتا رہا ہوں کہ حضرت عیسیٰؑ گمشدہ قبائل کی تلاش میں کشمیر آئے تھے۔ یہاں اپنے کشمیری بھائیوں کو دیکھکر یقین ہوگیا کہ ہمارے ہی بھائی ہیں جو ہم سے بچھڑ گئے تھے۔ اور اب پھر مل گئے ہیں۔ آپ کی اس دلچسپ تقریر کے بعد ماریشس سے آئے ہوئے مکرم احمد ید اللہ صاحب نے اپنی تقریر میں فرمایا کہ میں دنیا کے ایک کنارے سے آیا ہوں یعنی ماریشس سے جہاں ایک مقام کا نام ہی زمین کا کنارہ ہے۔ اس طرح حضرت مسیح موعودؑ کی یہ پیشگوئی پوری ہوئی کہ میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤنگا۔ یہاں کے بعض بزرگوں کو ۱۹۰۷ء میں حضرت مسیح موعودؑ کی کتب کا مطالعہ کرنے کا موقعہ ملا۔ ۱۹۱۳ء میں ڈاکٹر لال دین صاحب وہاں پہنچے۔ ان سے مشورہ کر کے وہاں دوستوں نے بیعت کی۔ جماعت قائم ہوئی۔ حضرت صوفی غلام محمد صاحب بی اے ۱۹۱۵ء سے ۱۹۱۷ء تک وہاں رہے۔ اس کے بعد مختلف مبلغ وہاں گئے۔ جماعت احمدیہ ۸ ہزار کے قریب ہے۔ قرآن مجید کا فرنچ ترجمہ تیار ہے۔ ریاض الصالحین کا بھی عنقریب ترجمہ شائع ہو جائے گا۔

اس کے بعد ضروری اعلانات کے ساتھ بخیر و خوبی دوسرے دن کا دوسرا اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

تیسرا دن ـــ پہلا اجلاس

جلسہ سالانہ کے تیسرے دن کا پہلا اجلاس مورخہ ۲۰ دسمبر کو صبح ۱۰ بجے زیر صدارت محترم حضرت فتح الدین صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام منعقد ہوا۔

مکرم مولوی سلطان احمد صاحب ظفر مبلغ انچارج کلکتہ کی تلاوت قرآن مجید کے بعد مکرم وحید الدین صاحب نے حضرت مصلح موعودؓ کی نظم سے

نونہالان جماعت مجھے کچھ کہنا ہے
پر ہے یہ شرط کہ ضائع مرا پیغام نہ ہو

خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔

جماعت احمدیہ کی تبلیغی مساعی اور اس کے خوشکن نتائج

اس اجلاس کی پہلی تقریر خاکسار محمد حمید کوثر مبلغ سرینگر کی ہوئی۔ خاکسار نے مذکورہ عنوان پر تقریر کرتے ہوئے حضرت مسیح موعودؑ سے قبل اسلام اور مسلمانوں کی زبوں حالی کا نقشہ کھینچنے کے بعد آپ کے ذریعہ دنیا میں قائم فرمودہ عظیم الشان روحانی انقلاب کا ذکر کیا۔ خاکسار نے جماعت احمدیہ کی کامیاب تبلیغی مساعی کا جائزہ لیتے ہوئے بتایا کہ اس وقت خدا کے فضل سے ہندوستان اور پاکستان کو چھوڑ کر بیرونی ممالک میں ۱۵۰ مبلغین کرام کام کر رہے ہیں ان ممالک میں ۵۳۵ مساجد تعمیر ہوئی ہیں۔ اور کئی زیر تعمیر ہیں۔ ۵۵ درسگاہیں قائم ہیں۔ ۱۸ ہسپتال جاری ہیں۔ دو درجن زبانوں میں قرآن مجید کے تراجم شائع ہو چکے ہیں۔ مختلف ممالک سے ۳۳ اخبارات و رسائل مختلف زبانوں میں شائع ہو رہے ہیں۔ خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ باوجود اپنے محدود وسائل کے ڈیڑھ کروڑ روپیہ سالانہ بیرونی ممالک میں تبلیغ اسلام پر خرچ کر رہی ہے۔

اسلام کی اخلاقی و معاشرتی تعلیم

اس اجلاس کی دوسری تقریر محترم سیٹھ محمد الیاس صاحب احمدی امیر جماعت احمدیہ یادگیر کی ہوئی۔ آپ نے موجودہ معاشرہ میں پائی جانے والی خرابیوں اور بے باکیوں کا نقشہ کھینچنے کے بعد اسلام کی طرف سے پیش فرمودہ نہایت بااخلاق اور پُر امن معاشرے کا مختلف آیات کی روشنی میں ذکر فرمایا۔ اس سلسلہ میں جماعت احمدیہ کی کامیاب مساعی کو بیان فرمایا خاص کر سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے پیش فرمودہ اس تحریک کی تفصیل بیان فرمائی کہ کوئی احمدی بھی بھوکا نہ سوئے اور حضور نے اس کی ذمہ داری ساری جماعت پر ڈالی ہے۔

اس کے بعد مکرم عزیز ریحان احمد صاحب نے حضرت مسیح موعودؑ کی نظم سے

ہر طرف فکر کو دوڑا کے تھکایا ہم نے
کوئی دیں دینِ محمدؐ سا نہ پایا ہم نے

خوش الحانی سے پڑھی۔

اسلام اور حقوق انسانیت

اس اجلاس کی آخری تقریر محترم سید فضل احمد صاحب ایم اے آف پٹنہ کی انگریزی زبان میں ہوئی۔

آپ نے اپنی تقریر میں بتایا کہ اسلام ایک عالمگیر اخوت اور برادری کی تعلیم دیتا ہے اور یہ برادری صرف ایک واحد خدا کے ساتھ تعلق پیدا کرنے کے نتیجہ میں قائم ہو سکتی ہے۔ فاضل مقرر نے موجودہ زمانہ میں انسان کے حقوق کی جو حق تلفی ہو رہی ہے۔ اس کا ذکر کرنے کے بعد بتایا کہ انسان کے حقوق کی صحیح حفاظت صرف اسلام ہی کر سکتا ہے۔ اور دنیا میں دائمی امن صرف اسلام کی تعلیمات پر عمل کرنے سے ہی حاصل ہو سکتا ہے۔ اسلام جہاں فردی آزادی کی تعلیم دیتا ہے وہاں بعض ایسی حد بندیاں بھی مقرر کرتا ہے تاکہ اس فردی آزادی کی وجہ سے معاشرے میں کوئی خرابی پیدا نہ ہو۔ آپ نے اپنی تقریر میں اسلام کی بعض بین الاقوامی تعلیمات پر روشنی ڈالی۔ اس فاضلانہ تقریر کے بعد مکرم مولانا شریف احمد صاحب امینی نے پنجابی زبان میں اس کا خلاصہ بیان کرنے کے بعد مختلف گورو بانیوں کے حوالوں سے وحدانیت اور عالمی اخوت پر روشنی ڈالی۔ اس تقریر کے بعد آج کا پہلا اجلاس بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

تیسرا دن ـــ دوسرا اجلاس

جلسہ سالانہ کی آخری نشست ۲½ بجے بعد نماز ظہر و عصر محترم الحاج سیٹھ محمد معین الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ کی زیر صدارت محترم سیٹھ منیر احمد صاحب بانی آف کلکتہ کی تلاوت قرآن مجید کے ساتھ شروع ہوئی۔ مکرم روشن علی خان صاحب نے حضرت مسیح موعودؑ کی نظم سے

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا
نام اس کا ہے محمدؐ دلبر مرا یہی ہے

خوش الحانی سے سُنائی۔

غیر ملکی نمائندگان کی تقاریر

اس کے بعد بعض غیر ملکی معززین کی مختصر تقریریں ہوئیں سب سے پہلے امریکہ سے تشریف لائے ہوئے محترم مظفر احمد صاحب ظفر نے تقریر فرمائی۔ آپ امریکہ کی جماعت ہائے احمدیہ کے نیشنل پریذیڈنٹ ہیں۔ حضرت مسیح موعودؑ کی زبان اردو سے ناواقفیت کی معذرت کرتے ہوئے انگریزی میں تقریر کرتے ہوئے بتایا کہ حضرت مسیح موعودؑ پر ایمان لانے کی وجہ سے ہی میں اسلام سے پوری طرح واقف ہوں۔ آپ نے بتایا کہ امریکہ میں جماعت کی بہت سی ذیلی تنظیمیں قائم ہیں۔ اور سرگرم ہیں۔ ہم احمدی امریکنوں کو اس مقدس مقام اور اس کے ذرہ ذرہ سے جو محبت اور عقیدت ہے اس کے بارے میں ہم صحیح معنوں میں اپنے جذبات کا اظہار کرنے سے قاصر ہیں۔ یہ کہتے ہوئے آپ رو پڑے اور باقی تمام تقریر بھرائی ہوئی آواز میں آنسو بہا بہا کر کی۔ اور کہا کہ امریکہ جیسے دور دراز ملکوں میں بسنے والے حضرت مسیح موعودؑ کے غلاموں کو بھی اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

ان کے بعد مکرم عبداللہ صاحب آف جرمن نے تقریر کی۔ آپ نے بتایا کہ خدا تعالےٰ نے مجھے صرف دو سال قبل احمدیت قبول کرنے کی توفیق دی۔ اس سے قبل میں ایک ہپی تحریک میں شامل تھا۔ اور سچائی اور سکون قلب کی تلاش میں سرگرداں پھرتا تھا۔ اس طرح میں سرینگر پہنچا وہاں قبر مسیح کی زیارت کے بعد ۱۹۷۶ء کے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر قادیان آیا۔ اور پھر ربوہ بھی گیا۔ مجھے یہاں اپنی تلاش اور تحقیق میں کامیابی نظر آئی۔ اور میں نے احمدیت قبول کی الحمد للہ۔ قبول احمدیت کے بعد مجھے جرمنی کی جماعت نے قائد مجلس خدام الاحمدیہ مقرر کیا۔ اس کے ساتھ میری زندگی میں بہت بڑا انقلاب اور تبدیلی پیدا ہوئی۔ آخر میں آپ نے زیادہ سے زیادہ خدمات دین کی توفیق ملنے کے لئے دعا کی درخواست کی۔ اور آپ بے اختیار سٹیج پر ہی چیخ مار کر رو پڑے۔ مذکورہ ہر دو مخلص احمدی بھائیوں کی رقت آمیز تقاریر نے حاضرین پر بھی رقت اور وجد کی سی حالت طاری کر دی تھی۔

تیسرے نمبر پر مکرم الحاج نور الدین صاحب آف سپین نے تقریر کی سب سے پہلے آپ نے سپین Spain کے مبلغ محترم مولانا کرم الٰہی ظفر صاحب اور دیگر احمدیوں کی طرف سے السلام علیکم کا تحفہ پہنچایا۔ پھر بتایا کہ SPAIN ایک اسلامی ملک تھا۔ لیکن عیسائیوں نے اس پر قبضہ کیا۔ اور وہاں کی مسجدوں کو گرجوں میں تبدیل کیا تھا۔ تاہم اب بھی بعض مسجدیں پائی جاتی ہیں۔ اب وہاں کے نئے دستور کے مطابق تبلیغ کی آزادی ہے۔ جس سے وہاں کے احمدی خوب فائدہ اٹھاتے ہیں۔ اور وہاں باقاعدہ مشن اور مسجد وغیرہ قائم کرنے کی کوشش جاری ہے۔ دعاؤں کی درخواست ہے۔ مکرم محمد عبداللہ صاحب بی ایس سی حیدر آباد نے ان تینوں تقریروں کا ترجمہ سنایا۔

ان کے بعد مکرم صدر الدین یحیی صاحب فیٹو آف انڈونیشیا نے تقریر کی اور انڈونیشیا کے ہزارہا احمدیوں کا سلام پہنچاتے ہوئے فرمایا کہ میں نے مختصر تعلیمی زمانہ قادیان میں گذارا ہے۔ میں کراچی اور بمبئی میں بطور کونسل اور ناظم امور کے طور پر اپنی حکومت انڈونیشیا کی طرف سے متعین تھا۔ انڈونیشیا میں ۷۲ جماعتیں ہیں۔ خدا کے فضل سے ترقی کر رہی ہیں۔ وہ دن دور نہیں کہ انڈونیشیا کی تمام آبادی جس کی تعداد ۱۴ کروڑ ہے احمدیت کے نور سے منور ہو جائیگی۔ انشاء اللہ۔ قرآن کریم مع تفسیر انڈونیشین زبان میں ترجمہ مکمل ہو چکا ہے۔ اور دسویں سپارہ تک شائع ہو چکا ہے۔ باقی بھی جلدی شائع ہو جائیگا۔ میرا یہاں آنا بھی حضرت مسیح موعودؑ کی اس پیشگوئی کا پورا ہونا ہے کہ یاتون من کل فج عمیق لوگ دور دور علاقوں سے تیرے پاس آئیں گے۔ آخر میں آپ نے دعا کی درخواست کی۔

مکرم ناصر احمد صاحب سوکیہ آف انڈونیشیا

اس کے بعد ماریشس سے آئے ہوئے مکرم ناصر احمد صاحب سوکیہ نے ماریشس میں جماعت احمدیہ کی ترقی کا نہایت ایمان افروز انداز میں ذکر فرمایا۔

اسی طرح غیر ممالک سے آئے ہوئے ہمارے روحانی بھائیوں نے اپنی اپنی تقریروں میں سیدنا حضرت مسیح موعودؑ نے اکناف عالم میں جو عظیم الشان روحانی انقلاب برپا فرمایا ہے اس کا زندہ نمونہ بن کر اپنے ایمان ویقین کا ثبوت سامعین کے سامنے پیش فرمایا۔ جو ہمارے لئے ازدیاد ایمان کا باعث ہوا۔ ان تمام انگریزی تقاریر کا آخر میں مکرم مولوی محمد عبد اللہ صاحب بی ایس سی نے اردو میں خلاصہ سنایا۔

ترقی یافتہ ممالک میں اسلحہ سازی کی دوڑ اور امن عالم

مذکورہ عنوان پر محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی ناظر دعوۃ وتبلیغ نے اپنے مخصوص انداز بیان میں تقریر شروع کرتے ہوئے فرمایا کہ آپ جانتے ہیں کہ یہ زمانہ سائنس اور ٹکنالوجی کی غیر معمولی حیرت انگیز اور بے نظیر ترقی کا زمانہ ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ انسانیت کی تباہی وبربادی کے لئے ایسے ایسے خوفناک اور تباہ کن آلات و ہتھیار اور بم تیار ہو رہے ہیں کہ جو دنیا کو لمحہ بھر میں ختم کر سکتے ہیں۔ فاضل مقرر نے مختلف حوالوں کی روشنی میں اس زمانہ کے نہایت خوفناک حالات غذائی اجناس کی قلت وغیرہ امور پر نہایت تفصیل سے روشنی ڈالی اور یہ ثابت فرمایا کہ آج دنیا ایک عالمگیر تباہی کے کنارے کھڑی ہے۔ نیز آپ نے بتایا کہ زبانوں کا اختلاف رنگ ونسل کا اختلاف، تہذیب وتمدن کا اختلاف نظریات وعقائد کا اختلاف لوگوں کے اندر پائے جانے کی وجہ سے ایک دوسرے سے علیحدہ رہنے کا جذبہ عصبیت کی حد تک پایا جاتا ہے۔ روحانی علم کی کمی بلکہ جہالت کی زیادتی کا بھی اس میں اثر ہے۔

محترم مولانا صاحب نے بین الاقوامی تعلقات اور امن عالم کی بنیاد انسانیت قرار دیتے ہوئے اس ضمن میں مختلف قرآنی آیات کی روشنی میں ثابت فرمایا کہ صرف اور صرف قرآنی تعلیمات ہی کے ذریعہ سے صحیح انسانیت قائم ہو سکتی ہے۔ آخر میں آپ نے امن عالم کے لئے اسلامی تعلیمات اور اصول پیش کرنے کے بعد اس سلسلہ میں جماعت احمدیہ کی مساعی جمیلہ کا ذکر فرمایا۔

اس عالمانہ تقریر کے بعد مکرم عبد الخالق صاحب انکانہ نے حضرت مسیح موعودؑ کا منظوم دعائیہ کلام

"یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی"

خوش الحانی سے سنایا۔

محترم حضرت صاحبزادہ صاحب کا اختتامی خطاب

اس مقدس جلسہ میں آخری خطاب کرتے ہوئے محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے فرمایا کہ یہ محض اللہ تعالیٰ کا بے حد وحساب فضل وکرم ہے کہ اس نے ہمیں پھر ایک بار ان مقدس ایام کو ذکر الٰہی اور عبادات سے معمور کرنے اور یہاں آکر اپنے رب رحیم کی حمد وثنا کے ترانے پڑھنے کے لئے سیدنا حضرت مسیح موعودؑ کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے یہاں چند ایام گذارنے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ جبکہ جلسہ سالانہ بفضلہ تعالیٰ نہایت کامیابی اور خیر وخوبی کے ساتھ ختم ہو رہا ہے چند باتیں پیش کرنے سے قبل خدا و رسول کے فرمان کے مطابق اُن تمام افراد، خاندانوں اور محکموں کا شکریہ ادا کروں جنہوں نے ہمارے ساتھ کسی نہ کسی رنگ میں تعاون کیا ہے۔ اور خاص طور پر ہم اپنے ہمسایہ بھائیوں کا جو مختلف مذاہب سے تعلق رکھتے ہیں شکریہ ادا کرتا ہوں۔

اس کے بعد محترم حضرت صاحبزادہ صاحب نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نہایت ہی ایمان افروز ملفوظات میں سے چند اقتباسات سنائے جن میں حضور اقدسؑ نے اپنی جماعت کو تقویٰ اور روحانیت کے نہایت بلند اعلیٰ وارفع مقام پر فائز کرنے کے لئے دل کی گہرائیوں میں اُترنے والے نصائح فرمائی تھیں۔ حضرت مسیح موعودؑ کے ارشادات کی روشنی میں کہ اس جلسہ سالانہ کے موقع پر دوران سال وفات پا جانے والے مرحومین کے لئے دعائے مغفرت بھی کی جائیگی آپ نے دوران سال وفات پا جانے والے موصی احباب کے اسماء گرامی پڑھ کر سنائے۔

اس کے بعد آنمحترم نے تمام سامعین سمیت اسلام اور احمدیت کے عالمگیر غلبہ کے لئے اور سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت وسلامتی اور درازی عمر اور حضور کی تمام مرادیں پوری ہونے کے لئے اور مرحومین کی مغفرت کے لئے نہایت لمبی اور پُر سوز اجتماعی دعا فرمائی۔ اس کے بعد نعرہ ہائے تکبیر اور دیگر اسلامی نعروں کے ساتھ یہ مقدس جلسہ نہایت برکت اور کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔ خدا تعالیٰ کے فضل وکرم سے امسال پچھلے سالوں سالوں کی نسبت مہمانان کرام کثیر تعداد میں تشریف لائے ہوئے تھے۔ اور ہمارا جلسہ گاہ سامعین سے بھرا ہوا تھا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

سردار ستنام سنگھ صاحب باجوہ کی طرف سے ٹی پارٹی

جلسہ کے اختتام کے بعد صدر ضلع کانگریس کمیٹی (آئی) محترم سردار ستنام سنگھ صاحب باجوہ کی دعوت عصرانہ پر دو صد سے زائد معززین جن میں بیرونی ممالک کے تمام اور بھارت وقادیان کے بعض احباب شامل تھے اُن کے دولت خانہ میں تشریف لے گئے جہاں محترم باجوہ صاحب نے سب کو خوش آمدید کہا۔ آپ نے جماعت احمدیہ کے ساتھ اپنے دیرینہ تعلقات اور محبت وپیار ۳۴

۳۴ کے رشتہ کے متعلق ذکر کرتے ہوئے احمدیوں کے بلند کردار کی سراہنا کی۔

پھر مکرم باجوہ صاحب کی خوش آمدید تقریر کے بعد محترم حضرت صاحبزادہ صاحب نے اردو میں اور محترم سید فضل احمد صاحب نے انگریزی میں مناسب رنگ میں جوابی تقریریں فرمائیں۔ اس کے بعد جملہ مدعوین کی چائے اور مٹھائیوں وغیرہ سے تواضع کی گئی۔ (باقی)

جلسہ سالانہ کے مبارک ایام میں اعلانات نکاح

مورخہ ۱۹ اور ۲۰ دسمبر کو مکرم صاحبزادہ حضرت مرزا وسیم احمد صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ امیر مقامی نے مندرجہ ذیل نکاحوں کا اعلان فرمایا۔

۱۔ عزیزہ آمنہ بیگم صاحبہ بنت مکرم محمد خواجہ صاحب غوری ساکن یادگیر کا نکاح عزیز طارق احمد صاحب ابن مکرم محمد محسن صاحب ہیدڑی ساکن حیدر آباد کے ساتھ مبلغ ۵۰۰۰/- روپیہ حق مہر کے عوض قرار پایا۔

۲۔ عزیزہ جمیلہ سلطانہ صاحبہ بنت مکرم الحاج ایچ حسین صاحب مرحوم قادیان کا نکاح عزیز خلیل احمد صاحب ابن مکرم علی محی الدین صاحب ساکن مدراس کے ساتھ مبلغ ۶۰۰۰/- روپیہ حق مہر کے عوض قرار پایا۔ مولوی جلال الدین صاحب سیکرٹری بیت المال نے اپنی ہمشیرہ کے نکاح کے موقع پر ۱۰ روپے اعانت بدر و درویش فنڈ میں ادا کئے ہیں۔

۳۔ عزیزہ بختیار بیگم صاحبہ بنت مکرم محمد عظمت اللہ صاحب ساکن کرنول کا نکاح عزیز محمد حسن الدین صاحب ابن مکرم محمد عبد العزیز صاحب ساکن حیدر آباد کے ساتھ مبلغ ۲۵۰۰/- روپیہ حق مہر کے عوض قرار پایا۔

نوٹ:۔ مکرم محمد عظمت اللہ صاحب نے ۲۵/- روپے اعانت بدر اور ۲۵/- روپے درویش فنڈ میں ادا کئے ہیں۔ جزاہ اللہ تعالیٰ۔

۴۔ عزیزہ مبارکہ بیگم صاحبہ بنت مکرم محمد خورشید علی صاحب ساکن شاہ علی بندہ کا نکاح عزیز مکرم سید مجیب احمد صاحب ابن مکرم سید منیر الدین صاحب مرحوم ساکن حیدر آباد کے ساتھ مبلغ ۱۱۰۰/- روپیہ حق مہر کے عوض قرار پایا۔

۵۔ عزیزہ صادقہ طیبہ صاحبہ بنت مکرم محمد احمد صاحب نسیم مرحوم ساکن قادیان کا نکاح عزیز ظہور احمد صاحب رفیق ابن مکرم عبد الرزاق صاحب ساکن قادیان کے ساتھ ۲۵۰۰/- روپیہ حق مہر کے عوض قرار پایا۔ مکرم ماسٹر عبد الرزاق صاحب نے اس خوشی میں مبلغ ۱۵/- روپے مختلف مدات میں ادا کئے ہیں۔ فجزاہ اللہ تعالیٰ!

۶۔ عزیزہ سراج النساء بیگم صاحبہ بنت مکرم الحاج محمد محسن صاحب مرحوم ساکن یادگیر کا نکاح عزیز ظہیر احمد خان صاحب ابن مکرم رشید احمد خان صاحب ساکن عادل آباد کے ساتھ مبلغ ۲۵۰۰/- روپیہ حق مہر کے عوض قرار پایا۔

۷۔ عزیزہ شاہدہ نسرین صاحبہ بنت مکرم منظور احمد صاحب ساکن بلاری کا نکاح عزیز شاد ناصر احمد صاحب ابن مکرم شاہ شکیل احمد صاحب ساکن گیا کے ساتھ ۶۰۰۰/- روپیہ حق مہر کے عوض قرار پایا۔

۸۔ عزیزہ شاکرہ بیگم صاحبہ بنت مکرم محی الدین صاحب غوری ساکن شاد نگر کا نکاح عزیز بشیر احمد صاحب ابن مکرم محمود علی صاحب ساکن حیدر آباد کے ساتھ ۱۱۰۰/- روپیہ حق مہر کے عوض قرار پایا۔

نوٹ:۔ مکرم محمود علی صاحب نے اس خوشی میں اعانت بدر، درویش فنڈ، شکرانہ فنڈ میں ۳۰/- روپے ادا کئے ہیں۔ فجزاہ اللہ تعالیٰ۔

۹۔ عزیزہ سلیمہ شہناز بیگم صاحبہ بنت مکرم مولوی منظور احمد صاحب درویش قادیان کا نکاح عزیز احمد ید اللہ صاحب (جونیئر) ساکن لندن کے ساتھ ایک ہزار پونڈ حق مہر کے عوض قرار پایا۔

۱۰۔ عزیزہ فرحت جہان بیگم صاحبہ بنت مکرم محمد اسماعیل خان صاحب مرحوم کا نکاح عزیز محمد احمد صادق صاحب ابن مکرم الحاج احمد ید اللہ صاحب ساکن ماریشس کے ساتھ ایک ہزار پونڈ حق مہر کے عوض قرار پایا۔

۱۱۔ عزیزہ شاہینہ مجید صاحبہ بنت مکرم سید مجید عالم صاحب ساکن بھاگلپور کا نکاح عزیز محمد عرفان اللہ صاحب ابن مکرم محمد صبغۃ اللہ صاحب ساکن بنگلور کے ساتھ ۱۱۰۰۰/- روپیہ حق مہر کے عوض قرار پایا۔

۱۲۔ عزیزہ سیدہ ام الف۔ امین زکیہ پروین سلطانہ صاحبہ بنت مکرم سید علام الدین صاحب ساکن سونگھڑہ کا نکاح عزیز سید نظام الدین صاحب ابن مکرم سید جلال الدین صاحب ساکن لبنہ کے ساتھ ۸۰۰۰/- روپیہ حق مہر کے عوض پڑھا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان تمام رشتوں کو فریقین کے لئے موجب رحمت وبرکت بنائے اور مثمر ثمرات حسنہ کرے آمین۔

مسٹر بھٹو کو آج سمجھ آگئی ہے کہ

مُسلمان کی تعریف کیا ہے؟

"مجھے نام کا مُسلمان قرار دینا عدالت کے اختیار میں نہیں تھا یہ میری نہیں عوام کی توہین ہے" چیرمین بھٹو

چیرمین بھٹو مزید دو روز تک خطاب کریں گے

"راولپنڈی ۱۹ر دسمبر (نمائندہ خصوصی) پاکستان پیپلز پارٹی کے چیرمین جناب ذوالفقار علی بھٹو نے کہا کہ لاہور ہائی کورٹ کے نواب محمد احمد خاں کے مقدمہ قتل میں مجھے جو نام کا مسلمان کہا ہے وہ میری نہیں بلکہ عوام کی بے عزتی اور ہتک ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ عوام کو کہہ رہے ہیں کہ وہ اچھے مسلمان نہیں۔ یہ اُن کی بے عزتی ہے جنہوں نے ۱۹۷۰ء کے انتخاب میں مجھے بھاری اکثریت سے کامیاب کرایا تھا۔ انہوں نے کہا کہ اس قسم کے الزامات مجھ پر عائد کرنا میرے لئے انتہائی تکلیف دہ ہے۔ انہوں نے با آواز بلند کہا کہ میں ان الزامات کی بجائے پھانسی چڑھنے کو اور سولی پر لٹکنے کو ترجیح دوں گا۔

وہ آج یہاں سپریم کورٹ میں نواب محمد احمد خان کے مقدمہ قتل میں لاہور ہائی کورٹ کے فیصلہ کے خلاف دائر کردہ اپنی اپیل کی سماعت کے دوران اپنے دلائل دے رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ کلمہ گو مُسلمان کو ایسا الزام دینا انتہائی تکلیف دہ ہے۔ اور مُسلمان عوام اس صورت حال سے حیران ہیں۔ اور یہ بھی اس صورت میں ہے کہ یہ الزام عدالت کی طرف سے ہے۔ اور کسی عوامی اظہار کی صُورت میں نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ معاملہ عدالت کے اختیار میں نہیں تھا اور نہ ہی اس قسم کا الزام مجھ پر لگایا گیا تھا۔ اس سلسلہ میں انہوں نے مشہور عباسی خلیفہ ہارون رشید کے دربار کا ایک واقعہ بتایا جس میں ایک بڑے بزرگ کو عدالت میں لایا گیا اور اس سے سوال کیا گیا کہ فرض کرو کہ میں کہوں کہ خدا موجود نہیں تو اس پر اُس بزرگ نے کہا کہ یہ میرا اور میرے خدا کا معاملہ ہے۔ اس میں تمہارا کوئی کام نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ میرا کام ہے کہ میں طے کروں کہ میں مُسلمان ہوں یا نہیں۔ انہوں نے کہا کہ یہ تسلیم شدہ اُصول ہے کہ جو شخص کلمہ پڑھتا ہے وہ مُسلمان ہے اور کسی شخص کو بھی یہ حق حاصل نہیں ہے کہ وہ اُسے غیر مُسلم کہے۔ چیرمین بھٹو نے مثال دیتے ہوئے کہا کہ نبی کریمؐ کے ایک بڑے دشمن ابوسفیان کو اُن کے پاس لایا گیا تو انہوں نے کہا کہ میں کلمہ پڑھ چکا ہوں۔ مگر صحابہ یہ کہتے تھے کہ اس نے دل سے کلمہ نہیں پڑھا اور وہ اُسے قتل کرنا چاہتے تھے۔ مگر نبی کریم نے کہا کہ جب اس نے کلمہ پڑھ لیا ہے اب یہ مُسلمان ہے۔ اسے کچھ نہیں کہا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ یہ بڑا بنیادی نقطہ ہے جس پر میں زیادہ زور دے رہا ہوں"

(مساوات لاہور جلد ۹ شمارہ ۱۶۵ ۲۰ر دسمبر ۱۹۷۸ء)

اعلانِ نکاح

مورخہ ۲۰ر دسمبر کو بعد نماز مغرب و عشاء مسجد مبارک میں محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے محترمہ راشدہ یاسمین صاحبہ بنت محترم سیٹھ محمد الیاس صاحب احمدی امیر جماعت احمدیہ یادگیر کے نکاح کا اعلان مکرم سعید احمد صاحب پسر محترم سیٹھ رشید احمد صاحب مرحوم ساکن حیدر آباد کے ساتھ مبلغ دس ہزار روپیہ حق مہر کے عوض فرمایا۔ ایجاب و قبول سے قبل فریقین کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا، برادرم عزیزم سیٹھ محمد الیاس صاحب احمدی کے والد ماجد حضرت سیٹھ شیخ حسن صاحب احمدیؓ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے اور آپ کو سلسلہ عالیہ احمدیہ کی بہت سی خدمت کی سعادت ملی۔ آپ مدرسہ احمدیہ کیلئے کئی طلباء ہزاروں روپیہ خرچ کرکے دینی تعلیم دلوانے کی خاطر بھجواتے رہے۔ حضرت مصلح موعودؓ کے ساتھ بھی اس خاندان کا نمایاں تعلق رہا۔ اور اب سیٹھ محمد الیاس صاحب کو بھی بفضلہ تعالیٰ سلسلہ کی مختلف رنگ میں خدمات کی توفیق ملتی رہتی ہے اور میرے ساتھ تو ان کے برادرانہ تعلقات ہیں اور میں نے ہی یہ رشتہ طے کروایا ہے۔ اس لئے میں تمام احباب سے اس رشتہ کے بابرکت ہونے کیلئے دُعا کی درخواست کرتا ہوں۔

احباب اس رشتہ کے فریقین کے لئے موجب رحمت و برکت ہونے اور مثمر ثمرات حسنہ ہونے کے لئے دُعا فرمائیں۔ محترمہ امۃ المنیر صاحبہ اہلیہ محترم سیٹھ رشید احمد صاحب مرحوم نے مبلغ ۵۰/- روپے مختلف مدات میں ادا کئے ہیں فجزاھا اللہ تعالیٰ ۞

(ادارہ بدر)

اعلانِ نکاح

جلسہ سالانہ ۱۹۷۸ء کے موقعہ پر مورخہ ۲۰ر دسمبر کو بعد نمازِ مغرب و عشاء مسجد مبارک میں محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلےٰ و امیر مقامی نے مکرم مولوی سعادت احمد صاحب جاوید فاضل پسر حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب فاضل رضی اللہ عنہ کے نکاح کا اعلان مکرمہ صالحہ شاہین صاحبہ دختر مکرم فیروز الدین صاحب انور سیکرٹری مال جماعتِ احمدیہ کلکتہ کے ساتھ مبلغ بارہ ہزار روپے حق مہر کے عوض فرمایا۔

ایجاب و قبول سے قبل فریقین کا ذکر کرتے ہوئے محترم حضرت صاحبزادہ صاحب نے فرمایا، محترم حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب فاضل رضی اللہ عنہ کی شخصیت تعارف کی محتاج نہیں۔ وہ میرے محسن اور بزرگ اُستاد تھے۔ نہ صرف آپ خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے بلکہ آپ کے والد ماجد بھی صحابی تھے۔ اور آپ کے ماموں حضرت شیخ حامد علی صاحب رضی اللہ عنہ تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خادم خاص تھے۔ پھر محترم مولانا صاحب مرحومؓ کو سلسلہ عالیہ احمدیہ کی جن گراں قدر خدمات کی سعادت حاصل ہوئی ان کا ذکر فرمانے کے بعد لڑکی کے خاندان کا تعارف کراتے ہوئے فرمایا: لڑکی کے دادا محترم منشی محمد شمس الدین صاحب کلکتہ کے امیر جماعت رہے اور پھر اُن کو، ان کے خاندان کو سلسلہ کی کسی نہ کسی رنگ میں خدمت کی توفیق مل رہی ہے

ایجاب و قبول کے بعد محترم صاحبزادہ صاحب نے حاضرین سمیت لمبی دُعا فرمائی۔ احباب دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ اِس رشتہ کو فریقین کے لئے موجب رحمت و برکت بنائے اور مثمر بثمراتِ حسنہ کرے۔ آمین۔

مکرم فیروز الدین صاحب انور نے اس خوشی کے موقعہ پر مبلغ دوصد روپے مختلف مدات میں ادا کئے ہیں۔ فجزاہ اللہ تعالیٰ احسن الجزاء ۞

(ادارہ بدر)

VARIETY CHAPPAL PRODUCTS KANPUR
PHONES:- 52325/ 52686. P.P.
ویرائٹی
پائیدار بہترین ڈیزائن پرلید سول اور پرنٹیڈ کے سینڈل، زنانہ و مردانہ چپلوں کا واحد مرکز۔
مینوفیکچررس اینڈ آرڈر سپلائرز
چپل پروڈکٹس
۲/۲۹ مکھنیا بازار کانپور-۱

ہر قسم اور ہر ماڈل کی
موٹر کار۔ موٹر سائیکل۔ سکوٹرس کی خرید و فروخت اور تبادلہ کے لئے "آٹو ونگس" کی خدمات حاصل فرمائیے!
AUTOWINGS,
32, SECOND MAIN ROAD,
C. I. T. COLONY,
MADRAS - 600004.
PHONE NO. 76360.
آٹو ونگس

قادیان میں جماعت احمدیہ کے ۸۷ ویں سالانہ جلسہ پر

مُلک کی نامور شخصیتوں اور معززین کے پیغامات

جلسہ کی کامیابی اور نیک تمنّاؤں کا اظہار

(۱) نائب صدر جمہوریہ ہند

جناب عزت مآب بی۔ ڈی۔ جتی صاحب وائس پریذیڈنٹ آف انڈیا نئی دہلی رقم فرماتے ہیں:-
"مجھے یہ جان کر خوشی ہوئی کہ جماعت احمدیہ کا ستاسی واں اجتماع ۱۸ تا ۲۰ دسمبر ۱۹۷۸ء کی تاریخوں میں منعقد ہو رہا ہے۔ میں اس مقدس اجتماع کی کامیابی کے لئے اپنی نیک خواہشات بھجوا رہا ہوں۔"

(۲) وزیر اعظم ہند

جناب آر۔ کے گوئیل صاحب پرائیویٹ سیکرٹری وزیر اعظم ہند نئی دہلی مطلع کرتے ہیں کہ:-
"جناب وزیر اعظم ہند مسٹر مُرارجی ڈیسائی صاحب جماعت احمدیہ قادیان کے سالانہ اجتماع میں شمولیت کے دعوت نامہ کا شکریہ ادا فرماتے ہیں۔ لیکن وُہ معذرت خواہ ہیں کیونکہ اُن کا پروگرام آپ کی دعوت کو قبول کرتے ہوئے سالانہ اجتماع میں شمولیت کی اجازت نہیں دیتا۔"

(۳) وزیر خارجہ حکومت ہند

آنریبل وزیر خارجہ حکومت ہند اٹل بہاری واجپائی صاحب اپنے پیغام میں تحریر فرماتے ہیں:-
"مجھے یہ جان کر مسرت ہوئی ہے کہ جماعت احمدیہ کا ستاسیواں سالانہ اجتماع ۱۸-۱۹-۲۰ دسمبر ۱۹۷۸ء کی تاریخوں میں قادیان میں منعقد ہوگا۔ میں اپنی طرف سے مبارکباد اور نیک خواہشات بھجوا رہا ہوں۔"

(۴) وزیر اوقاف و بحالیات حکومت ہند

عزت مآب سکندر بخت صاحب وزیر اوقاف و بحالیات حکومت ہند اپنے پیغام میں فرماتے ہیں:- "میں جماعت احمدیہ کے سالانہ اجتماع میں جو قادیان میں ۱۸ تا ۲۰ دسمبر منعقد ہو رہا ہے میں اس میں شرکت کے دعوت نامے کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ مگر بعض مجبوریوں کی وجہ سے میں اس اجتماع میں شریک نہ ہو سکوں گا۔ لیکن آپ کی دعوت کا پھر شکریہ ادا کرتا ہوں۔
مذہب، خدا اور اس کے بندوں کے درمیان معاملہ ہے۔ اس مہذب سوسائٹی میں ہر شخص کو یہ یاد رکھنا ضروری ہے کہ کسی کے مذہبی عقائد کو منطقی تنقید پر لائے بغیر ہمیں ہر شخص کے طریقہ عبادت اور تعلق باللہ کا احترام کرنا چاہیئے۔
میری خواہش و تمنا ہے کہ تمام مذاہب کے معتقدین اپنے مذاہب کی تعلیمات و ہدایات کی پابندی کریں۔"

(۵) وزیر مال حکومت ہند

جناب ایس۔ پی۔ سوری صاحب پرائیویٹ سیکرٹری فائنانس منسٹر ہندوستان نئی دہلی مطلع کرتے ہیں کہ آنریبل منسٹر فائنانس ایچ۔ ایم۔ پاٹل صاحب کے سابقہ مرتب کردہ پروگرام و مصروفیات کی بناء پر سالانہ اجتماع جماعت احمدیہ قادیان میں شمولیت کی دعوت قبول کرنا ممکن نہیں ہوگا تاہم وہ اپنی نیک تمنّائیں اجتماع کی کامیابی کے لئے بھجوا رہے ہیں۔

(۶) گورنر پنجاب

جناب انیل کوشک آئی۔ پی۔ ایس۔ اے۔ ڈی سی۔ گورنر صاحب چنڈی گڑھ پنجاب لکھتے ہیں کہ ہز ایکسیلنسی گورنر پنجاب شری جے سکھ لال ہاتھی صاحب نے ہدایت کی ہے کہ آپ کو مطلع کروں کہ عزت مآب گورنر صاحب ماہ دسمبر ۱۹۷۸ء میں اپنی معینہ مصروفیات کی وجہ سے جماعت احمدیہ کے ۱۸ تا ۲۰ میں منعقد ہونے والے سالانہ اجتماع میں شرکت نہیں فرما سکیں گے۔

(۷) وزیر اعلیٰ پنجاب

جناب سردار پرکاش سنگھ صاحب بادل وزیر اعلیٰ پنجاب پیغام کے ساتھ اظہارِ محبت و عقیدت کے لئے اپنا فوٹو بھجواتے ہوئے فرماتے ہیں کہ مجھے یہ جان کر خوشی ہوئی ہے کہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کا ستاسی واں سالانہ اجتماع ان کے مقدس مرکز قادیان میں ۱۸ تا ۲۰ دسمبر کی تاریخوں میں منعقد ہو رہا ہے۔ جس میں ہندوستان کی ہر جہت کے اور بیرون کے زائرین شرکت فرمائیں گے۔ مجھے تاسف ہے کہ میں اپنی پہلے سے طے شدہ مصروفیات کے باعث اجتماع میں شامل نہ ہو سکوں گا۔ لیکن مجھے یقین ہے کہ وہ احباب جو اِس اجتماع میں شرکت فرمائیں گے وہ اس کی رُوحانی برکات سے متمتع ہوں گے۔
میری تمنا ہے کہ عقیدت مندوں کو آرام دہ قیام اور اس رُوحانی کانفرنس کے مذاکرات سے بہت منفعت حاصل ہو۔

(۸) وزیر صحت پنجاب

جناب راجندر سودھی صاحب پرسنل اسسٹنٹ ولفیئر اینڈ پبلک ہیلتھ منسٹر چنڈی گڑھ پنجاب لکھتے ہیں کہ آنریبل منسٹر شریمتی ستونت کور سندھو صاحبہ نے اِس خواہش کا اظہار فرمایا ہے کہ میں اُن کی جانب سے آپ کو مطلع کروں کہ پیشگی مصروفیات کے پروگرام کی وجہ سے قادیان تشریف لے جانے اور مقدس اجتماع میں شمولیت کے قابل نہیں۔ تاہم میں ایسے روحانی اجتماعات میں شرکت کرنے کی متمنی رہتی ہوں۔

(۹) وزیر خوراک پنجاب

جناب سردار ہربجن سنگھ صاحب منسٹر فوڈ اینڈ سپلائز پنجاب چنڈی گڑھ لکھتے ہیں کہ بیرونِ مُلک سے میرے دَورہ کے بعد آپ کا دعوت نامہ موصُول ہُوا۔ جس کے لئے بہت شکریہ۔
مجھے یہ جان کر خوشی ہوئی ہے کہ احمدیہ جماعت کا سالانہ اجتماع ۱۸ تا ۲۰ دسمبر امسال قادیان میں منعقد ہو رہا ہے۔ مجھے افسوس ہے کہ اپنے پیشگی طے شدہ پروگرام و مصروفیات کے باعث اس تقریب میں شامل نہیں ہو سکتا۔ مذہب، رواداری اور خود اعتمادی کی تعلیم دیتا ہے۔ مجھے اُمید ہے کہ یہی رُوح آپ کے جلسہ کی کارروائی میں مدِّ نظر رکھی جائے گی۔ میں اس جلسہ کی کامیابی کے لئے دُعاگو ہوں۔

(۱۰) وزیر صنعت پنجاب

جناب بلرام جی داس ٹنڈن منسٹر انڈسٹریز گورنمنٹ پنجاب چنڈی گڑھ پیغام کے ہمراہ اپنا فوٹو اظہارِ عقیدت و محبت کے لئے بھجواتے ہوئے اپنے پیغام میں فرماتے ہیں: میں اپنی نیک خواہشات جماعت احمدیہ قادیان کے سالانہ اجتماع کے لئے بھجوا رہا ہوں۔ جو ۱۸ تا ۲۰ دسمبر ۱۹۷۸ء کی تاریخوں میں منعقد ہو رہا ہے۔
آپ فرماتے ہیں کہ مذہب ایک طرف ہمیں توحیدِ خداوندی کا سبق دیتا ہے تو دوسری طرف یہ بات بھی ذہن نشین کرتا ہے کہ مذہب ہی ہے جو لوگوں میں جذبۂ انسانیت کو ترقی دیتا ہے۔ اس زاویۂ نگاہ سے مذہب اب بھی جدید سوسائٹی میں زبردست رول ادا کر رہا ہے۔
میری تمنا ہے کہ یہ تقریب ہر لحاظ سے کامیاب ہو۔

(۱۱) وائس چانسلر گورو نانک دیو یونیورسٹی

جناب ڈاکٹر کرم سنگھ گِل وائس چانسلر گورو نانک دیو یونیورسٹی اس دعوت نامہ کا شکریہ ادا فرماتے ہیں جو جماعت احمدیہ کے سالانہ اجتماع میں شمولیت کے لئے ارسال کیا گیا تھا لیکن اپنی پہلے سے طے شدہ مصروفیات کے باعث سالانہ اجتماع میں شمولیت سے معذرت کا اظہار فرماتے ہیں۔

ادارہ بدر اپنے قارئین کرام کی خدمت میں سالِ نَو ۱۹۷۹ء کی پُر خلوص مبارکباد پیش کرتا ہے!